

by 30.

نہ رمانیہ

وَلَا تُزِيلُوا آيَاتِ اللَّهِ تُزِيلُ قُلُوبُكُمْ

رِسَالَهُ

ماجرى

لی السادات والشیعہ من یدی بنو اُمیہ و بنو عباسیہ

ترجمہ مع اہل

عبارات

مکاتیب علامہ ابوالموید خوارزمی و درجات الرفیعہ

علامہ السید علی خان مدنی ککول

شیخ بہائی علیہم الرحمہ

از
خان بہادر سید اولاد حیدر بلگرامی کو اتھ مقامی
د مولف سوانح حضرات چارہ حصوں میں سلام اللہ علیہم اجمعین

شمسی سن ۱۲۸۵ کو لڑاکو میں چپا

حیدر آباد دکن

فقہ امامیہ ۹۷

ماجرہ

۱۹۶۲ء
احسان اللہ الشیخ من مدنی امیر العباسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله على افضاله واحسانه وصلى الله على
محمد وآله وقرآن والمستشهدين ثم نعمتهم من
النصارى بعد اغوائهم

ماجرہ (علی السادات والشیخ من مدنی امیر العباسیہ)
کیا ہے ؟ اور اس ماجرے کا کیا کیا ہے ؟ پہلا اسی کو پیش
کردینا ضروری ہے ۔ وہ یہ ہے کہ میرے سوجود و مشغول
تالیف ۔ تدوین کتاب اسوۃ الرسول کے سلسلہ میں
ایک جملہ معتقدہ ہے اور کچھ نہیں ۔

موضوعات فی حدیث کی بحث میں بہت سی کتب مبالغہ
دیکھنی پڑیں ۔ ان کتابوں کا سلسلہ سیرمن ۔ بین ذلک انما
موسومہ اور روایات مصنوعہ کو زیادہ خوب و خوش کی اور تحقیق و
تفتیش سے دیکھا جو اہلبیت طاہرین اسلام اللہ علیہم اجمعین

تقیص شان۔ تو بین مباح اور تحفیف حقوق بین مرتب ہوئیں
 ہیں۔ چونکہ ہر امر کے لئے ایک سبب اور ہر سبب کے لئے ایک
 علت خاص کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ان طومار کذب و بات
 کی قطار کا اور ان دفاتر موضوعات کی سیاہ کاری کو اسباب
 و علل بھی تلاش کر پئے ضرور ہوئے۔ جیسے جیسے ان امور کی
 تحقیق بڑھتی گئی ویسے ویسے یہ راز سرستہ کھلتے گئے۔
 بالاخر یہ ثابت ہو گیا کہ ان امور کی ابتدا بھی نظام
 خلافت کی ایجاد کے زمانہ ہی سے شروع ہوئی ہے۔ اور
 جیسے جیسے نظم خلافت میں دست ہوتی گئی ویسے ویسے اسکی
 توسیع و توشیح کی بھی ضرورت بڑھتی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ
 استحکام سلطنت کو قوی اور نہاد ریجوری موضوعات
 قرار پائے

چونکہ ابتدا ہی سے تقریباً ملک و قوم کو تمام افراد
 حصول دولت کی امیدوں میں پیر کر اس اصول کے معاون
 بنے۔ بنت کم ایسے تھوڑے جھوٹے مخالفت پر قائم رہے نتیجہ یہ
 ہوا کہ سلطنت کی حمایت اور استغانت کی وجہ سے اس
 اصول نے ایسی قوت پکڑ لی اور اتنی ترقی پائی کہ اس کے
 معاونین تمام اقطاع عالم میں موجود ہو گئے۔ اور مخالفین
 مخالفت اصول کی وجہ سے ہر مقام میں نیست نابود
 کر دیے گئے۔ اس کی ترویج و اشاعت میں سلطنت
 معاونین نے جیسی جیسی ظالمانہ تدبیریں اور جابرا نہ
 ترکیبوں سے کام لیا وہ لچ تک اسلامی کتب تاریخ و

سیر میں محفوظ ہیں۔ بالآخر یہ امور استیحاام سلطنت
انہوں سلسلہ میں لے کر آج جیسے ترقی کر کے اصول
حقانیت میں داخل کر لیے گئے۔ معاویہ میں تو مردہ اور
ہر طبقہ۔ ہر قوم اور فرقہ کے لوگ داخل تھے۔ مگر اس کی
مخالفت میں صرف اسی شخصہ ص فرقہ کے لوگ تھے جو
شیعہ علی اور دوستدار اہلبیت کے نف میں مشہور
تھے۔ ان امور کی مخالفت کی وجہ سے اس فرقہ اور عقیدہ
کو لوگوں کو سلطنت کی سمٹ سے جتنے منع لایا اور مصائب
اور سختیوں سے ان کے کہیں زیادہ علماء و فضا کی تحریروں پر
یہ ایسا پرایا اور ازار پر ازار برداشت کوئی ہو

یوں تو یہ حالات و واقعات جس جسہ تمام تاریخ
وسر کی کتابوں میں مندرج ہیں۔ مگر ان میں کوئی ترتیب
ہو نہ عنوان۔ کوئی تفصیل ہے نہ سلسلہ بیان۔ زمانہ
کا مذاق بر واقعہ کی تفصیل و سلسلہ کا شائق ہے۔ اس کی
ضرورت کہ ان امور میں ان تاہیات کا قصص کیا جائے
جن میں سلسلہ کا بھی لطف ہو اور تفصیل کی بھی خوبی۔
آپ جانتے ہیں۔ جو سیدہ یا بندہ۔ ممکن نہیں کہ
کسی کی کوشش بجا رہے۔ خصوصاً حقیقت کی تلاش
حسن اتفاق سے حقیقات اللہ و ارجلہ سوم۔ بحث خدشہ
منزلت کو مطالعہ کر لے وقت یہ تین دہائے حقیقت
تقریباً۔ جن کی ہدایت اور افادہ و منفعت کی ضرورت ہے
زیادہ قوم و ملت کو لوگوں کو بھی۔

چونکہ اصولاً خادم کہ ہم خدمت ہو۔ اور حدیث سے
 عظمت تو۔ اس لئے اس وقت اس کے موجودہ سلسلہ تہذیب
 کو تین سہیون تک۔ موقوف کر دینے اس کی تہذیب و تجمیع کی کوشش
 کی گئی اور یہ جو اپنا یہ ایک سادہ بیان میں سلسلہ کر کے
 سارے قوم و ملت کے لئے موقوف کر دینے میں خدمت
 کو کیے۔ اور اس مجموعہ کا نام مائتہ کی علی السادات والشم
 من یہ کہ بنی امیہ والعباسیہ رکھا گیا

رسالہ ماجری بن ہلے علامہ ابوالموئید
 خوارزمی علیہ السلام کے رسالہ مکاتیب کے عبارت اصل
 مع ترجمہ درج ہے۔ جو حقیقت میں موشہ۔ ت و مصنوعات
 احادیث و روایات اور نام منہال و مغارہ و اسب و بنی عباس
 کا تفصیلی و فہرستہ ہے۔ یہ رسالہ کارساز و دانش کو دیا گیا ہے
 اس لئے کہ سوائے کتب آئینہ و فہرستہ منہال و بنی عباس
 طاب ثراہ۔ لکھنے کے اجتناب لین بھی ہندوستان
 میں کچھ نہیں سنا گیا ہے۔ لہذا خزن تصدیق و توثیق کے
 خاتمہ الطبع کا اصلی عبارت جو کارپردازان مطبعہ
 بولاق مصر مغربہ کے طرف سے اس کتاب کے کتب خانہ
 دی گئی ہے۔ مندرج ہے۔

مزید التعمین کی غرض سے اصل مولف علامہ
 ابوالموئید خوارزمی کے حوالہ اور اہل معتبرہ اور مستند
 ہونے کی توثیق بھی مختلف علماء و فضلا۔ محدثین و مؤرخین
 کے قول سے مندرج کر دی گئی ہے

یہ مختصر سارسال کیا ہے۔ حقیقتاً تحقیق کا آریہ
اسمیں حالات و واقعات کی تفصیل تو ضروری ہے۔ اور
اسمیں بھی کلام نہیں۔ مولف علیہ الرحمہ نے اسکو محققانہ
اور درخانہ نقطہ خیال۔ یہ بالکل غیر جانبدارانہ طریقہ ہے
لکھتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ سلسلہ بیان میں واقعات
کو قبل و بعد کا التزام نہیں رکھتا ہے۔ اس کی یہ باعث
معلوم ہوا کہ یہ تحریر کوئی خاص کتاب یا رسالہ تو بھی
ہی نہیں بلکہ شیعان نیشاپور کے ایک استغفہ کا
فکر داشتہ جواب تھا جو بغیر کسی انتظام تالیف کے لکھ کر
مآلین کے پاس بھیج دیا گیا تھا۔ اس لئے ان میں ترتیب
واقعات کی چند ان ضرورت نہیں تھی۔

دوسری مآلہ سید علی خان مدنی کی کتاب
درجات الریعی فی طبقات الشیعہ کی عبارت
اصل مع ترجمہ ہے۔ یہ کتاب حقیقتاً کتاب الواحد
امام ابو الحسن علی بن محمد بن ابی سیف المدعو بہ مدائنی کا
خلاصہ ہے۔ فاضل محقق نے محققانہ اور مورخانہ انداز
سے تمام واقعات کو مفصل اور مسلسل طور پر بقیہ زمانہ
وتوجہ۔ اور اسباب و علل۔ غرض برجذوی اور کلی اطلاع
ایکبار حاصل ہو جاسکتی ہے۔ مکاتیب ہے اگرچہ اسکر
مختصر ہیں۔ مگر باقاعدہ ہیں۔ سلسلہ میں اور
مفصل۔ نیز مشکل صحیح بہاوالدین آملی

علیہ الرحمۃ کی عبارت سے جس کا انداز بیان سورخانہ اور تحقیقانہ شان بکھنی کے علاوہ - فلسفانہ و لائل پر مذکور ہے - خصوصاً داصحین حدیث و روایت کو اون کے موضوع گرنے کی ضرورت و مجبوری - اصول عقاید میں اونکا شمول - پھر ایکے خارجی اثریے اصول عقاید میں مختلف مفاسد کا پیدا ہونا اور پھر اون سے اسلام میں انولع اقسام کے مذہب اور شعائب کا مختلج ہونا - نتیجہ جبر کا خاص طور پر مبتدع ہونا - اس تفصیل و خوبی سے بیان کیا ہو جسکے تسلیم کر لینے میں پھر کسی عقل والے کو کوئی عذر نہیں ہو سکتا

چونکہ یہ مضامین اس تفصیل و سلسلہ سے اسلام کی عام اور روجہ کتب تاریخ و سیر میں موجود نہیں اور جن مذکور الصدر کتابوں میں موجود ہیں وہ فی الحال کیاب ہیں اور اگر سب کی سب کیاب بھی نہ ہوں تو صرف اونکا خزینہ میں ہونا ہی - قوم و ملت کی عام اطلاع و واقفیت کو لئے - بہت تری دقت اور دشواری کا باعث ہو - اس ضرورت کو مد نظر رکھ کر اس خادم قوم و ملت نے جو گذشتہ نمبر میں یہ ان اقسام کی قومی اور دینی خدمات کو انجام دیرا ہے محض اقلہ و اطلاع قوم و ملت کی ضرورت سے مرقومہ بالا - کتابوں کی عبارات کو اون کے سلیس اور عام فہم ترجموں کے ساتھ جمع کر دیا ہے - گویا یہ مقدمہ کے سارے اوس شعبہ کا جو اسوۃ اسول خدا اول میں بخشنے صاحب کر دیا ہے

سیدہ النبی پر لکھا گیا ہو اور جس میں انہیں موضوعات کی قوت استناد پر مستخرجات احادیث کو مبادات تاریخ و سیر پر ترجیح دی گئی ہے اور ان تمام مظالم مفساد پر خاک ڈالی گئی ہے جو ان موضوعات کو اصلی باعث تھے

ایسے آنکھ زلتم و جو بجز رفتہ منو جنبیدہ اندازہ ستم یک سرو
بجوں مباش از کافات مل بگر و سیم علم اندین ظلمتوں
(مؤلف)

اسی لیے کہ بالغ نظر ان قوم و ملت اس مختصر مگر مفید خدمت کو قبول فرما کر خادم کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں

برکریمان کا یادشوار نیست

آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین وصلى الله
على محمد وآله الطاهرين

المؤلف

احقر

سید اولاد حیدر بلگرامی

عفی عنہ

کوآٹھ شریف العمارت

ضلع آرد

۱۴ ربیع الآخر - چہارشنبہ

۱۳۲۳ھ

فهرست مضامین مندرجہ
رسالہ ماجرای

شمار	مضامین	صفحہ
۱	مکاتیب علامہ ابوالموید ابو بکر محمد ابن قباہ خوارزمی	۲۸-۱
۲	عبارت خاتمہ الطبع رسالہ مکاتیب از مہدی بولاق مصنف	۲۸-۳۰
۳	عبارت کتاب درجات الرفعہ از علامہ سید علی خان مدنی	۳۱-۴۴
۴	توثیق امام ابو الحسن علی بن محمد بن ابی سیف احمد غوبکدانی	۴۴-۴۶
۵	توثیق علامہ ابوالموید ابو بکر محمد بن عباس خوارزمی	۴۶-۴۸
۶	عبارت کشکول شیخ بہاؤ الدین، آملی علیہ الرحمہ	۴۸-۴۱

المؤلف الاحقر سید اولاد حیدر
عفی عنہ

مکاتیب خوارزمی

المترجّم

رسالہ مکاتیب علامہ

خوارزمی علیہ الرحمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حبیب محمد بن ابراہیم راولپنڈی
شیعان نیشاپور برطانوی
کی اور اوصوفیہ علامہ خوارزمی

کی خدمت میں اپنی حقیقت کا
استفادہ کیا تو علامہ توصیف
نے جواب میں لکھا۔

نجد المتباری کو ششون کوہ است
سیاستہ کریمین زمتباری

اس دعا سنی۔ خداوند عالم کہو
حکم تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق

۷۱۲۔ تم نے اپنے حاکم کی نسبت
لکھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حاکم کو ایسا

ہونا چاہیے جو بدل کر مطابق حکم
دیے ہمیشہ فضل و کرم کی شاہ

فما سه اذا وجد رضاء
وانتم ونحن اصلحنا الله

اللہ لنا الدنیا فذلک خیرنا للہ اس
 الاخریٰ ویرغب بنا عن ثواب
 العاجل فاعذل لنا ثواب الاجل
 وقسمنا قسمین قسم مات
 شہید او قسم عاش شہید
 فالخی یحسد المیت علی ما
 صار الیہ ولا یرغب بنفسہ
 عما جری علیہ قال امیر
 المؤمنین ویرجسوا الہین
 علیہ السلام المحن الی
 شیعتنا اسرع الی الحدیث
 وهذا المقالہ استست
 علی المحن وولد اہلہ فی
 طالع الفرائض والفتن
 فحباہ اہلہا نفق و
 تلوم حشوا غصص
 والایا علیہم متخاملہ
 والابنا الہم مائلہ فاد
 کنا شیعۃ ائمتنا فی الفرائض
 والساتن ومتبئی اثارہم
 فی ترک کل وسیع وفصل حسن
 فینبغی ان تتبع اثارہم

کہ اسکا برین خراب ہو گو دنا کا فائدہ
 ہو او اسکو ہمیشہ رہنا خدا کی فکر کرنا
 سب مقدم کر ایسے شیواں نہ پیاور
 تلگو اور ہلوگوں کو خدا تعالیٰ سے
 خدہ اور توفیق نیک۔ ہم وہ قوم
 مصیبت زدگان ہیں جنکو لیے خدا
 فرمایا کو تین قرار دیا ہر بلکہ دار
 آخرت میں ہم کو دوزخ فرمایا
 اور جہنم ثواب خطا کر کے جگہ ک
 ویت خاص پر اوں کو لوگوں
 دیکر کا وعدہ فرمایا کہ ہلوگ دو
 قسم کی ہیں۔ پہری ایک قسم تو
 شہید ہو کر فرائض و شہادت ہو گئی
 اور دوسری قسم مصیبت میں زندگی
 بسر کر گئی۔ جو ہم میں سے زندہ
 ہیں وہ مرجاؤا ہوں براؤں کو
 مناسب گذشتہ کرباغت شک
 کرتے ہیں اور اپنی نفیس میں اونکی
 مصائب کی وجہ سے ذرا بھی
 روگردانی کا خیال نہیں کرتے
 حضرت امیر المؤمنین ویرجسوا
 الذین علیہ السلام نے فرمایا کہ

فی المعز، غصبت سیدائتہا
 فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا علی
 اللہ میراث ابیداصوات
 اللہ علیہ والہ یوم السقیفہ
 واخر امید المؤمنین عن
 الخلافہ وسم الحسن علیہ
 السلام متر: و قتل اخوہ
 علیہ السلام جعفر: و حبل
 زید بن علی بالکناسہ و قطع
 راس زید بن علی فی الکوفہ
 و قس ابنہا محمد و ابوہ قس
 علی ید عیسیٰ بن موسیٰ
 السبعی و مات موسیٰ
 بن جعفر فی حبس ہارون
 و سم علی بن موسیٰ پیدا
 المامون و ہر ہر ادریس
 بفتح حستہ وقع الی الایداس
 فرید اوسات عیسیٰ بن
 زید طریدا اشریدا و قتل
 بجہتی بن عبد اللہ بعد
 الامان و الایمان و بعد
 تکرید الصمد و الضمات
 کہ ریح غم ہای شیون برادر ہی
 یعنی نوار و تیزی ہے اما ہر جہتی
 تیزی ہے آدمی کی سیم پر ضرب کر
 بعد اس آجاتا ہی۔ اب کہ کلام کی
 بنا اس پر ہے کہ آپ کی اولاد و
 زریات کی پیدائش اوس عام
 پر اشوب۔ زوال افسنہ و فساد
 کہ طالع میں واقع ہوئی کہ آپ کی
 اولاد و اعقاب کو تمام زمانہ حیات
 تکفیف و شدت میں کٹو اور اون
 کو قلوب مختلف فکر و غمزدہات میں
 مبتلا رہے۔ زمانہ اون پر حملات کرتا
 رہا۔ دنیا اپنی طرف مائل کرتا ہی
 گویا او کی بچھو ٹپتی رہی۔ مگر وہ ہنہ
 ہمایہ المامون کے شیعہ برحقان
 میں مصروف رہے اور اپنی دین کی
 اخبار و امار کی اعتبار میں تمام
 ہر تہیہ کو ترک فرماتے رہی اور ان
 کی اتباع اٹارنے کے حالات یہ
 مفصلہ بنا برین۔ جناب فاطمہ
 سلام اللہ علیہا و علی زنیہا کی میراث

هذا غير ما فعل يعقوب بن
 الليث بعلوثة طبرستان و
 غير قتل محمد بن زيد و الحس
 بن القاسم الذاعي على
 يد ابي الساسان وغيره
 صنع ابا الصباح في علوثة
 المدنية حملهم بالخطاء و
 الاطباء من السجاء الى ما
 وهذا بعد قتل مسلم بن قتيبة
 لابن عمران على حين اخذ
 بابويه وقد ستر نفسه و
 فارتى شخصه بصانع حياته
 ويدافع وذاته ولا كما فعله
 الحسين بن اسمعيل المصمعي
 بجيشي بن ابي الزيد بن ابي
 وما فعله مزاحم بن خاقان
 بعلوثة الكوفة كافة وبعثه
 الله ليت في بيضة الاسلام
 بلدة الا وفيها القتل طالبي
 فيه تشاك في قتله الاموي
 والعباسي واطبق عليهم
 العذابي والفخطاني

ابائي او نكرو او نكرو اولاد و
 انفق و تصيف كمن غصب ك
 ان كمي او امير المؤمنين عليه السلام
 سب سب اخرين فلهذا في كمي
 حضرت امام حسن عليه السلام كوف
 طوبى زرد باكي او راون كوجان
 اذيت امام حسين عليه السلام
 كوجان طوبى كوف كوف الا - زيد
 بن كمي كوف كوف كوف (مقام)
 غلبه عين بچا السرمي او موك
 بچا بن او نكاسر كاتا - او راون
 دونون بيشه بن محمد او ابراهيم
 نامي كومي بن موسى عب سب
 قتل كوف الا - حضرت موسى بن
 جعفر امام مفرم او راون
 رشيد كمي فبذخانه بن بجال
 اسير في قتال فرمايا او راون
 رشيد نو علي بن موسى امام
 بيشه امام عليه السلام كوزير ويا -
 ادريس بن محمد مقام فتح سب
 بزيمت پاكر ملك اندلس
 اسير بن امين و نام و نشان

اقلین حی من الاحیاء فی الدنیا
 من ذی بیان و لا بکر و لا مسر
 الا بهم شرکاء فی دماکم
 اکما تشاء ایسار علی جزیر
 قادتم الحجة الی المنتبة
 و کن هو عیش الذلة فماتوا
 موت الفرة و و تقوا بالهم
 فی دار العاقبة فسخت نفوسهم
 عن هذه الفانية ثم لهم
 شربوا کما من الزیت الا
 شربها شربت هم و اولیهم
 و لا قاسوا انوارا الشدید
 کما فاسا اسرارهم
 ابی اکرم داس شهنشیر
 بطش عمر ابن یاسر بالمدينة
 و انما ابان الخفاری ال
 الرید لا و شخص عالمی
 قلیس القیمی و غرب الا شرف
 النخی و عدو بن حاتم
 الطائی و دشمن محمد بن فرات
 الی الشام و دلفی کحقی بن
 زیاد الی العراق و جح

ہو کثر او بیسی بن زید (موتم
 الاشبال جذا اعلی سادات
 باربر و بلگرام) یکم و منها ہو کثر
 پزیشیان پھر تے ربیع نجیبی بن
 فیداصد بن زید کو امان دی جانے
 حلف شرعیہ اوٹھا تو اور محمد
 پکان جائز اور ضمانت کی جانے
 بدبھی قتل کر ڈالا۔ بہ صرف وہ لوگ
 بین جو حجاز و عراق میں شہید ہو گئے
 اور ان فریبوں کو ملو وہ وہ لوگ تھے
 جنکو یقین بن لیث ز سادات ملوی
 ہوئے اجمیر میں علاء طبرستان میں قتل
 کر ڈالا۔ اس طرح محمد بن جو او بیسی
 بن القاسم اصفی راعی کو قتل
 - اسان کو ذریعہ قتل کرایا ساگو
 ملا و براستیاح سادات ملوہ مدینہ
 کو بطور دوسمان راحلہ حجاز سے
 سامر لکھا اور ب ارا و سوف واقع
 ہو واجب قتیبہ بن مسلم مای بن عمر
 بن علی کو قتل کر چکا (او ابوبکر
 قتیبہ نے ایک دن ایک شخص کو
 پہون تھا کہ وہ ابن عمر بن علی کی

ابی بن کعب واقصاء وعادی
 محمد بن حنیفہ واولادہ
 فدم محمد بن سالمہ یاعمل فعل
 مع کعب فی المحبہ مانس
 واتبعہ فی سائر قصبہ بنو امیہ
 یقانون من حارطم و یغدر و یمن
 یمن سالمہ و یغدر و یمن
 و لا یصونون الا انصارہ و لا
 یخافون اللہ و لا یحشون
 الناس قد اتخذوا عباد اللہ
 خولاً و مال اللہ دو لا یجملون
 الکعبہ و یحبون الی اللہ
 و یعطون الصلوۃ الموفیہ
 و یحطمون اعناق الاعداء
 و یسرون فی حرور السور
 یسرون فی حرور الکفار و اذا
 شتی الاموی طمرات بالفضائل
 عن کلانہ قتل معویہ جھنم
 الکندی و جھنم الحق
 الخ اعی بعد الامان
 الموکہ و المواقف المظلمہ
 و قتل زیاد بن سمیہ و الی

کی حفاظت جان اور مصیبت گرد
 سر اور کراؤن کی ترکیب کرنا
 قصبہ بنو امیہ اسی حالت میں پکڑا
 یا با اور قید کر دیا اور البسی بن حسین
 بن اسماعیل مصعبی کو خاص طور پر
 بن مزیدی کو ساتھ ظلم و شرف و
 برقی اور اسی بنی نظام و شہادت
 فراہم بن حاکمان کو نہ کر سادہ
 شہادت کے ساتھ کہنے اور یہ بھی نہیں
 شمار کر کے سمجھ لو کہ حاکمان اسناد
 میں کوئی شہر یا ایسا نہیں ہے جو
 جس میں الی بالی طلب نہ قتل کئے
 کر سوں اور ان کو قتل و خون میں
 اموی اور عباسی نے شرکت کی ہو
 اور ان کو اس فعل میں کسی عزائی
 یا نعمانی نے سطاقت کی ہو
 کوئی شخص قبائل ذبیہان
 بنی بکر و بنی مضر کی رہ دوار
 میں ایسا نہیں ہے جو
 ان کو خون میں نہ شریک ہو
 جو۔ اور ان کو خون کی
 طرح جو خون کو ذبح کر دیا ہو

من شیعۃ الکوفۃ وشیعۃ البصر
صبرا وان سجم حبسا وامترا
حقہ فبقین الله معہ علی
اسواء اعمالہ وختم عمرہ
بشر احوالہ فاتبعہ ابلہ بکھ
جر حاکم وبقیل ابنا قتلا
الی ان قتل ہانی بن عمروۃ الم اذ
وسد من عقیل الهاشمی اکلا
وعقب بالبحرین زیاد الزاجی
وبابی موسیٰ عمر بن قریطہ اکلا
وجیبہ بن مظاہر اکلا سد
وسعد بن عبد اللہ الحنفی
ونافع بن حلال البعلبی و
وحفطلہ بن سید الشامی
وعباس بن شیبہ الشاکری
وفی فیف وشمعین من جماعۃ
سبعۃ الحسن علیہ السلام
یوم کربلاء ثانیہ سلط علیہم
الدحی بن الدحی عبید اللہ
بن زیاد وجمہوم علی جذوع
النخل وبقیلہم الوان القتل
حتی احتش الله دایوۃ ثقیل

اس مظاہرہ کی جبار غرت و موت
کو پسند کیا اور ذات ہی جیتی کو ناپا
فویا اس لڑوہ غرت کی موت سرگئی
اور ان تمام نعمات پر از ہو جو جو
دار ارحمت میں او کو لینے دینہ مقیم
اپنی پاک روح کو دنیا سے فانی سے
را کیا اور ان حضرات میں تو کسی نے
کام سرگ ایسا نہیں کیا جس کا ذوق
او کو شیعوں کو اور او کو دوستوں
کو نہ چکا ہو اور کوئی ظالم و شہداء
ایسے باقی نہ رہے جو انھوں نے خیال
کے میں او کو دیکھ کر کیا انکا سند
و شیعین پر نگہ نہ ہو۔ حضرت
عثمان بن عفان و حضرت عمار
کو شک بر لات اری اور حضرت ابوہریرہ
غفار کی گو دینہ سے زیاد نکالا اری
طرح مامون عبد قیس التمیمی کو جلا
فہرہ رجم و یک اور شہرہ نخی اور ہی
من حاتم حداد کو او کو کھر سے نکال دیا
اور عمر بن ندرہ کو بھی شام کی طرف
بھیجا اور کبیل بن بباد کو ملک

لظہر بد ماہم التي سفلت عظم
 الشیخہ بحیر یوسم الذی استقل
 فانتقمتم لفساد اهل البیت
 طائفة اودامہ ان یخرجہم
 من عہد لا ماعنوا ویغسل
 عنہم رضیما اجترحو اقصی
 بعد الفئۃ الناعیۃ وطلبوا
 دم الشہید من ابن الزانیۃ
 لاین ینام قلة علیہم وانیۃ
 مرددہم وکثرۃ سواد اہل
 الکوفۃ یا ناظم الاقناصا علی
 القتل - القتل و سخر باہر
 والاموان حتی قتل سلیمان
 من قصہ اختراعی و المستب
 بن محبۃ الفرازی و عبد اد
 من واصل النمیم فی رجال
 من خیاد المومنین وعلیہ
 الذالین و صابیح الامام
 وقرمان الاسد من یسلط
 ابن الزبیر علی الجیاد والرق
 فقتل المختار سوادان شقی
 الاوتاد واذنی الاسد اس

من اینی فطی صافقت کردی اہل
 ابن ابی کعب پر ایسی سیتم بر پا
 کئی دوی کو کھڑا تہہ نکسے پہونچا یا۔
 محرم خدیفہ کو سانچہ دیا و تا ظلم
 کئی اور مجھ پر عالم و کتب ان جی
 کر خون میں جو جو تہہ لیسین کی گئیں
 وہ اپنے تمام برین او کو معنی
 ز او ضین کی تقلید اختیار کی
 چونکہ اون کو کثرت خود طرفداران
 علی بخت و صفین میں او کو تو
 قتل کر دیا اور چونکہ کئی تھو اور
 ساتھ غدر و فساد کیا۔ نہ او کو
 بہا برین نو سپاہ دی اور نہ نصا
 ز او کی امانت کی اور نہ دنا
 والوں نے ان کی قدر کی۔ ان
 کو گداز دینے بند گاؤں خدا کو اپنی
 ملکیت اور مال اللہ کو اپنی
 خاص دولت سمجھ رہا تھا۔
 جبکہ سب سے کم کرنا تھا۔ صیاب
 کی پست شے کر لے بچھو اور جرم
 پہاں مسطور کی اسوگون لے وہ
 خیر الی کی باور اسفرج او کین

طلب بد و المظلوم الذی
 فقتل قاتله ونفی خاذله و
 اتبعوه ابا عمر بن کیسان
 و احمر بن شمیط و مرثد
 بن یزید و السائب بن مالک
 و عبد الله ابن کامل و تنص
 بقایا الشیعة یمثلون لکل
 مثله و یقتلونهم شر قتله حتی
 طهر الله من عبد الله بن
 زبیر البیاد و اراح من اخیه
 مصعب العباد فقتلهم اعدا
 الملک بن مره ان کذا الل نولی
 حض الظالمین بعضا بما کانوا
 یکسبون بعد ما حبس ابن
 الزبیر و محمد بن حنفیہ اراد
 احراقه و نفی عبد الله بن
 عباس و اکثر ادهاقه فلما
 خلت البلاد کال روان
 سلطوا الحجاج علی الحجازین
 ثم علی العرافین فلقب
 بالهاشیمین و اخاف
 انفا الحشیمین و قتل شیهة
 و اخر سوتے تہو جس طرح حرم گرفتار
 میں داخل ہوتے من نریم موقوتہ
 کو ترک کر کے پختہ ازاد و یکو داروں
 کو قتل کر دیے تھے۔ اور زبیر ابن
 جب کوئی کسی ضلالت کا مرکب
 ہوتا تھا تو اس کو کوئی سزا نہیں
 دی جاتی تھی۔ سوزہ فرزند بن حنیف
 اور حمر بن اسد بن اکندہ کو بخلاف
 قسما یہ شریعتہ درودنا صحیح
 قتل کر دیا اور زبیر بن سہیل
 بن زید و شیمان کو فہ و اقبہ کو
 قتل کر دیا اور او کی کتہ بغداد کر
 دیا و دماند قید کئے یہ سب تک
 کہ موبہ اپنی بد اسانی کی زیادتی
 کو اپنے خدائے دربارین بلا گیا
 اور اس کی عمر و تنون اعمال
 ساتھ تمام جو گئی یہ موبہ کی
 تبعیت اس کی بیٹے و اختیار
 کی جو کچھ و سیکر باب و چھپا
 چھپا کر کیا تھا یہ بد بے او کو
 ملوثہ و نادکھلا کر کیا
 یا زن عریضہ امیر ادبی

لی دھننا آوار بیت النبی و
 جوی منہ ما یروی علم آیلین
 زیاد النخعی و انصل البلاء
 مدنه الملك المدامه الى
 الايام العیاسیة حتی اذا
 اراد الله ان یخلفه
 بلکثر انا هم و یحب عظم
 من یمنی اخر ایاهم بعث علی
 نقیة الحق لمصل والدین
 المعظمین علی فخلوا
 ومن تقوا اهل العراق و قتل
 اهل الشام و قتل شیعه
 نعتین حرمة الرسول و
 من یس من الحق و انصار
 و یما من من مشایخ و تابع
 و حتی من ذریه و اولاد
 دینی من یکره و انشاء الله
 استیتم انک ان یجری
 رافضی و اولاد الاثم
 العظمی غضب الله علیهم
 و انزله الملك منہ تبعه
 و انزل من یجری

و رسید بن عقیس با شمی کو بلو علی
 ط پر قتل لواء اور انکو بعد
 حزن و زاری و رحمت ابو موسی عمر بن
 فیلان انصار کا حبیب ابی ظہر
 و اسد بن سید بن عبداللہ کھنفر
 بن ابی یحییٰ بن عیسیٰ بن جندب
 انسانی ماسد بن شیب
 شانہ و شیطان امام حسین علیہ
 السلام و بیشتر فخر کو مکر
 کر دیا و تاتل گیا پیر و بگدا
 و ان غلبہ کی بدولت مام بن
 و احرام عبد ربہ بن زبیر
 شیمان قرب و ہوا کو و خیر
 کاشانہ پر رسولیان و ولایت
 و انواع انعام کسافہ او کو
 قتل کر دیا۔ بیان کہ کہ خاوند
 مالچی اسکی پشت۔ ان بگناہ
 خون با حق اور تنگ حرم
 کی بشمار سبقت کا بار کر
 اور اسد ربیان میں ایک
 جماعت انصاری کو اور
 و ان توفیق جوئی اور

عاجیہ بلفظ حاضر ہم حتی
 قتل عبد اللہ بن محمد بن عبد
 اللہ الحسنی بالیہ علی یلہ عمر
 بن ہشلم بن عمر التغلبی فمات
 کثل بھن قرب ہنادلہ علیہ
 ولان مسہ علی یلہ یہ و هذا
 قلیل فی جنب ما قتلہ ہارون
 منہ و فعلہ موسی قبلہ یسم
 فقل عر فہم ما تو جہ علی الحسن
 بن علی بن علی بن موسی و انفق
 علی علی بن لا فطس الحسینی
 من ہارون و ما جری علی
 احمد بن علی الوبیدی و علی
 القاسم بن الحسن بن علی
 الحسنی من حبسہ و علی علی
 بن عثمان الخزاز عی حایت
 اخذ من قبلہ و اجملة ات
 ہارون مات و قد قصرت شجرۃ
 النبوة و انتلغ غریب الامامہ
 و انتہا اجملة لہم اللہ اعظم
 نصیباً فی اندیز بن لا غفر
 قتلہ حافرا و من شی بن یطہر

اور او کی دشمنوں کو دیکھنا فی سبیل
 بخوار کیا اور ابو ہریرہ کی سبیل
 احمد بن شعیبہ اور فاعہ بن یزید
 اور سابق بن مالک تمام جماعت
 شیعہ نے او کا ساتھ دیا۔ اور یاقان
 حسین کو اسی طرح قتل کیا جس
 طرح او حضون نے شیعیان حسین کو
 قتل کیا تھا بیان تک کہ خدایے
 عبد اللہ بن زبیر کے وجود سے تمام
 بنار و اصرار کو طار کیا اور او کو
 بھائی مصوب کی طرف سے بھی
 تمام دنیا کو آرام و اطمینان ہو گیا
 اور اندونون کو عبد الملک بن
 مروان نے قتل کیا۔ اسی طرح
 ایک ظالم کے بعد دوسرا ظالم
 قائم ہوتا گیا اور ان کے انواع
 انعام کے مظالم عمل میں آتے گئے
 اس سے قبل ابن زبیر نے محمد
 حنفیہ کو قتل کیا اور او کو جلد
 زبیر کا قصد کیا۔ عبد اللہ بن
 عباس کو نضال کا لہر لگا دیا اور
 اکثر اوقات او پر سخت ظلم کئے

فقد اقصوا فاما ان الصدا
الاول فقد قتل زید بن
صوحان العبدی وعقب
عثمان بن حنیف الانصاری
واقصی شاعر بن قدامة
السعدی وحید بن زہیر
الاسدی وشریح بن ہانی
المادی ومالك بن لعب
الارجبی ومعتل بن قیس
الریاحی والحارث الاعوی
الحمدا فی ابوالفضل الکندی
وما فیہم الا من خرو علی وجه
ضیلا او عاش فی بیتہ ذلیلا
یسع شتہ الوصی فلا یبکر
ویسی قتله الا وصیاء و
واولادہم فلا یغیر ولا
یغیو علیکم حرج عامہم
وحیث ہم کی ابن الجعفی و
وکرشید التیمی وکثر اراک
بن اعین لیس الا الفیم
تتھم اللہ بتلون اولیاء
اللہ ویتبعون من الاعداء

اور جب تمام ملک ال قرآن کو
لو خالی ہو گیا تو حجاج پہلو
حجاز پر پھر نام وفاق کا ولی
ہوا اور وہ بنی ہاشم کے ساتھ
طرح طرح کو کھیل کھیل اور
بنی فاطمہ کو ڈرایا اور دھمکایا
شیعان علی کو بیاتالہ قتل
کیا اور ال بیت رسول کی بنیاد
کھود ڈالی کیل ابن زیاد
تختی پر جو مصائب گذشت
ہیہ تمام حبیبین اور غلام بنی
امیہ سر کے وقت سے لیکر بنی
عباس کو زمانہ تک قائم رہے
ہر ان تک کہ خدا نے ان کی مدت
حکومت تمام کی اور ان کے
گناہوں کو تمام لوگوں کو گناہوں
سے نظیم ترین قرار دیا۔ اور ان
بنی امیہ میں جب حق مہمل اور
دین مہمل ہو چکا تھا تو زید بن
علی بے احتیاط حق کا لئے سعی
بسیج کی اہل عزت نے اس کے
ساتھ تفاق کیا اور ان کو

بالله وكفى به حويلاً عظيماً
 وعيباً كبيراً بيتهم وقل في
 بني العباس فانك مسجد بجد
 الله لعالم مثلاً وجل بے
 محناً ثم فانك تری ما شئت
 محلاً لا يجیب فیستهم ففرق
 علی الدلیلی والذکر وجمیل
 الی المغرب والغری فیوت
 امام من ائمة الهدی و
 سید من سادات بہت
 المصطفی فلا تتبع جنارته
 ولا یخصص مقبرته و
 ویوت خیر اطلالہم او
 لاعب او سحر لا اوضار
 فتحضر جنازته العدل
 والقضاة ویعبر مسجد
 التقریة عند القوادی
 الی الی ولسا فیہم من
 میر فونہ دھریا و سولطانیہ
 ولا یعرضون لمن یلایس
 کتابا فلسفیاً ومانویاً
 یفعلون من عن فو لا شعراً

او کو چوریا اہل شام فی حرم
 او کو قتل کیا اور او کو ساتھ
 شیعوں کو قتل نصیرن خرم
 الایسی اور شوبہن اسحق افسر
 اور او کو متبعین کی جماعت
 کر کے قتل کیا بیان تک کہ ان
 لوگوں بھی قتل کروا لا جو ان
 لوگوں کو قراوت اور عزیز داری
 رکھتے تھے یا وہ لوگ جو انکی
 روح و شاکر تھے تہوجب ان ظلم
 وقت و بیان تک ان صبا
 حرم کی تکت توین کی اور
 اکو گناہ و مصیبت اس شہت
 کو ساتھ پہنچ گئی تو خدا نے
 ان پر غضب نازل کیا اور ان
 سے استزاع ملک کر لیا۔ ان
 پر ابو بکر م راہ مسلم بنین کہ
 مسلط کیا۔ پھر نظر قدرت علویہ
 کو ساتھ ابی سلم کی سختی اور
 عباسیوں کو ساتھ اسکی نرمی
 کو برابر دیکھتی تھی اوس نے اپنی
 اس کردار من خوف خدا کو چھوڑ

<p>یا۔ خود فرضی کی تبعات کی۔ اور کو دنیا کو باقیہ چھوڑا۔ اور سکو طرز عمل یوں ظاہر ہوئے کہ اس کے بعد اللہ بن مویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کو قتل کر آیا اور کاذان خراش نواح سجستان اور اکراہ اصفہان کو الی طالب کے قتل پر عین کیا انھوں نے لڑا بیطاب کو ہار ڈون میدانوں اور ریگستانوں میں ڈھونڈا ڈھونڈ کر قتل کیا بیان ملک کہ اور پر راہیوسلم پر ایک ایسا شخص مسلط ہوا جو اوسکے راہیوسلم نزدیک سب کو زیادہ محبوب تھا (السفاح) اور اوسکو راہیوسلم کو (السفاح) ہی اس نے (السفاح) نے قتل کیا جسے اس نے کثر النہار ہند کان خدا کو قتل کیا تھا اور اس نے بھی اس نے دیساہی مواخذہ کیا جسے اس نے اپنی</p>	<p>وسیعاً وکوندم من سبی ابنتہ علیاً وولولہ قتل من شیعتہ اہلبیت غیر المعلی بن خنیزر قتیل داود بن علی وولولہ حبس فیہم غیر ابی تراب المزور لکان جرجان لیداء ناثرۃ لا فطغوا صدعاً لا یلتئم جوجلاً یلتئم وکفام ان شعراء قریش قالوا بی اجمالیۃ اشعار الہیون امیر المومنین علیہ السلام ویراضون فیہا اشعار المسلمین فحملت باشعارہم ورونت اخبارہم ورواھا الرداء مثل الواقدی و وہب بن منبہ القمبی و مثل الکلبی و للشرقی و انطاخی والہشام بن عدی و داب بن الکنانی و ان بعض الشعراء یکناء فی ذکر مناقب الہدی بل فی ذکر معجزات النبی صلی</p>
---	---

فیتقطع لسانہ دینقی دیونہ
 کما فعل بعد اللہ بن عمار
 الہرقی وکما اری بالکعبیت
 ابن زید بالاسدی وکما انشر
 قبل منصور بن الزیر فان
 الامری وکما علی دعبیل
 انحرای مع رقتهم من
 مروان ابی حفصہ الہامی
 ومن علی بن الجہم الشامی
 لبس الالغولہما فی النصب
 واستحیما مقت الرب
 حتی ان ہارون انخیز ان
 وجعفر المتوکل علی الشیطان
 لا علی الرحمن کانا لا یعطیان
 بالک ولا یبذلان الا لمن
 شمر ال ابی طالب ونصر
 مذهب النواصب مثل
 مصعب ابن الزیر و وہب
 البختری من الشعراء مثل
 مروان ابی حفصہ الاموی
 ومن الادیاء مثل عبداللہ
 بن قریب الاصمعی فاما

سمیت کو لئے دسرون کو براخذہ
 کہ تجھے اس شخص کو اسکا ہر طرز علی
 بھی کوئی فائدہ نہ پہونچی سکا کیونکہ
 اسکی یہ سود تبصری غضب خا کا
 باعث ہوئی حصول مدعا کو بندہ
 اپنی حرص کو کھڑے پر سوار ہو گیا
 دنیا میں اوسکو اعمال حبط ہو گئے
 تمام دنیا کو اوس نے جو رو ظلم سے
 بھر لیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گیا اور
 تمام ملک کو قید خانہ الہمیت بنسا
 اور عدن طہارت سے بھر گئے۔
 اوسکو خلفا اور وزرا تو بھی اسکو
 تسلیم کیا۔ عہدہ العزیز بن محمد بن
 ہشام بن عمر التنبلیجی کے ذریعہ
 سے قتل کیا اوسکی وجہ صرف
 خلافت مصلحت سلطنت کے
 شک و شبہ کر رہا اور کچھ معلوم
 نہیں ہوئی اور یہ واقعات
 تو ارون نظام کے مقابلہ میں
 جو ہارون فی المہبت کو ساتھ
 کہو یا سوسکی عباسی کر گیا بہت
 ہی قلیل اور کچھ بھی نہیں رہا

فی ایام جعفر فمثل بکمال
 بن عبد الله الزبیری وابی
 السوط ابن ابی جون الامری
 وابن ابی شوراب العیشی
 وحن ارشد کزنده ستدا
 مشکنا بالعرفه الوفی و
 اثرا الله بن علی الدنیا و
 لایس یریدنا بصیرت زیاد
 من زاد فینا ولین یحل لنا
 عقیدة نقصان من نقص
 متافان الاسلام بداعا غیر
 وسیع وکما بداعا کلمة من
 الله ووصیة من رسول
 الله یومر لهما من یشاء من
 عباد الله والعاقبة للمتقین
 ومع الیوم غدا و یوم السبت
 احد قال عمار بن یاسر رضی
 الله عنه یوم صغیرین و فروع
 حجة تبلغ سعفات هجر لعننا
 انا علی الحق والحق علی الباطل
 ولقد جرم جیش رسول
 الله صلاوات الله علیه

حضرت اشیمان نیشاپورم خود
 واقفین کہ سوی عباسی کرانچون
 حسن بن علی پر غلام فرمین کب
 گذرا اور علی بن حسین افسوس
 حسینی پر بارون کرانچون خونظیم
 گذریے اور احمد بن زید بن علی بر
 اور تا سم علی کاسنی بر قیدہ نام
 او علی بن غسان انحر علی پر
 گزنیای اور رویکاری کصاحب
 بارون کرانچون جو گزریے وہ
 مشہورین بیان تک کہ بارون
 مرگیا ایسی حالت من کہ وہ شجر
 رسالت کو قطع او شغل امات کو
 متاصل کیچکا تھا۔ اور ایے
 شیمان نیشاپور خدا تہا یہ
 امرین صلاح و خردیے تلوک
 نعت دین من عرش تو زیادہ جنت
 نہیں کہی جسکو خوف زدہ کیا گیا
 اور علی بن یقظین براہ نام گیا
 گیا اور ان سرزبانہ سابق من
 زید بن محمدان العبدی کو پہلو
 پھر بعد او کو عثمان بن حنیف

ثم صوم ولقد تاخر الاسلام
 ثم تقدم - ثم احسب الناس
 ان يقولوا امتنا وهم لا يفتنون
 لولا حنة المؤمنين وقلة
 ودولة الكافرين وكثرة نعم
 لما امتلأت جهنم حتى نقول
 هل من زبدا ولما قال الله تم
 ولكن اكثرهم لا يعلمون ولما
 اتين المجزوع من الصبور
 ولا عرف الشكوة من الكفور
 ولما استحق المطيع الاجر
 ولا احق قلب العاصي الوتر فلان
 اصابتنا كية فذلك ما قد تعود
 نالا وان رجعت لناد دولة فذل
 قد انتظرونا وعندنا نحن نه
 نعال لكل حالة الاله ولكل
 مقامه - تعالى فعند المحسن
 الصابر وعند النعم الشكور
 ولقد شتم امير المؤمنين
 عليه السلام على المنابر
 الف مر فاما شتمنا في

لا يفتنون - عارته من قد السجود
 الخبيث بمر الاسدي اور شريك
 من ماني المرادي اور اخرين مالك
 ابن كتيب رجب بن عيسى بن قيس
 راجي - حوث بن الاورسياني
 دور ابو الفضل كني كويجي البسي
 مصيب بن امين اور انين
 سے كوني منفس ايسا بنين بجا
 جود قتل كيا كيا ہويا بگليا ہوا
 اور بے طرح جھجھ کر حقانہ اور
 فقیرانہ زندگی نہ بسر کیا ہوا اور
 برابر جباب علی مرتضیٰ پرست و شتم
 نہ سنتا ہوا اور اسکی زبرد و کرب
 پر مجال رکھتا ہوا اور کرا و صبا و
 و ذریات کو قتل ہوا تو زید کی صفا
 ہو - لیکن بالابنہم او کفر عقاید
 میں تغیر نہ آیا اور یہ ظالم او کفر
 کوئی حرج نہ ہو نہ بجا کے حبسا
 کہ جابر جعفری - رشید سجری
 اور زرارہ بن اسن کو حالات
 سے ظاہر ہے کیونکہ ہر سب

فی وصیتہ و کذب محمد
صلی اللہ علیہ والہ وسلم
یضخ سنین فما الھما لانی
نبوتہ وعاش ابلیس مدۃ
ترید علی المداد فلم تر تب
فی لعنتہ واینلینا بقول الحق
و نحن مستقیمون بدولتہ
ودفعنا الی قتل الامام بعد
الامام والرضا بعد الرضا
فلا ممتۃ عندنا فی حقۃ الامتۃ
وکان وعد اللہ مفعولا
کان امر اللہ قدرا مقدر
کلا سوف یقولون نعم کلا الحق
یقولون وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون
ولنعلم ینباء بعد حین
الھلوا ان حکم اللہ ان بنی
امتہ الشجرۃ الملعونۃ
فی القرآن واتباع الطاغوت
والشیطان یھدوا فی
دفن محاسن الوعی واتباع

بزرگوار اولیا وعتد (من طایفہ)
کردستان وحق۔ او کدوشون سے بڑا
بچے اور ظلم وقت کرے نیک اور نیکو جویم
عظیم تھا اور عیب کب تھا۔ اب بنی
عباس کر کردار کا ذکر کرو۔ اگر ذکر
بین حکم ہوتے اس احوال میں گئے اور
اون کو افعال میں عیب و غرائب
مشاہدات پیش آئے۔ بیت
الہال کی تقیم کو گواہان لوگوں
کو قبائل دیم۔ اقوام ترک۔ انیس
اور قرآن کریم خاص کر وقف کر دیا
تھا اور جب امتہ بنی کو طبقہ میں سے
کوئی اہم مرجع اختیار کیا اہل بیت
مصطفیٰ من کو کوئی سید القوم
انتقال فرما جائے گا تو کوئی فرد
واحد اونکو خیارے من شریک نہ
موتا تھا۔ بخلاف اگر جب کوئی
مسحور۔ قوال۔ یا شاہی گمانے
بجائے والا مرجع تھا تو تمام علم
و فضل اور قہر مائے اس کے
جانب کی مشابہت کرتے جتے

من کذب فی الحدیث علی البنی
 صلح وحوالہ الجوار الی بیت
 المقدس عن المدینہ وخیلا
 زعموا الی ومنتق عن الکوفہ
 ویدلوا فی طرس هذا الامر الاموال
 وثلا واعلیہ السعال واصطلا
 فیہ الرجال فعاقدما واعلی
 دفن حدیث من احادیث رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
 ولا علی تحریف ابدا من کتاب
 اللہ تعالی ولا علی رس من
 اعلی اللہ فی اولیاء اللہ
 کان ینادی علی رؤسہم
 بفضائل الترة وبعیت
 بعضهم بعضا باللیل و
 الحجۃ لا تنفع فی ذلک صلیبہ
 ولا تمنع منه رغبۃ ولا
 رغبۃ وحق فی لیل و
 استدلال اہلہ وان اقل
 حزیبہ والباطل وان وضع
 بالشبۃ فبیح وذلیل غفی

اور بندگان و بکسان قوم کے
 مقابر و مساجد میں اوسکی قبر
 بنائے تھی بنی عباس اور لوگوں
 سے جو مذہب اور تہذیب
 ہو تھے بحسن سلوک پیش آتے
 تھے۔ اور یہ لوگ اگر قوم و ملک
 کو کتب فلسفہ اور حکمت مانویہ
 کی تعلیم دیتے تھے تو ان سے خلق
 اعراض نہیں کرتے تھی۔ لیکن جب
 کسی شیخ کو یہ بیان لیتے تھے تو
 اوسکو قتل ہی کر دیتے تھے
 اور جس شخص کا نام علی ہوتا تھا
 اوسکی گردن مارے تھے علی
 بن خنیس تو اوہیں علی نے قتل
 کیا۔ اور انی تراب مرفوسی کو
 جس دوام کی سزا دی۔ ان
 لوگوں نے اسے ذبح وہ منظام
 لڑکھن سے وہ کبھی کسی نہیں
 ہو سکتی اور وہ دانش فتنہ و
 فساد برپا کی جو کبھی بحیہ نہیں
 سکتی اور وہ غمناک کاری

وجہ بکل ملیح قال عبد
الرحمن بن الحکمر وهو القس
بنی امیہ ۵

الحصل
مقیہ امیہ نسلا علاد
ونبت رسول الله ليس له
غيره

لعن الله من يسب عليا
وحسنا من سؤفه وامام
وقال ابو دھيل الجعفي حمية
سلطان بنی امیہ وولایہ
آل ابو سفیان ۵

تبيت السكاري من امیہ
والطف قتل ماينا حمیہ
وقال سليمان بن قيس ۵
وان قتل الطف من الی
اذل وقار المسلمين فذلت
وقال الکبت بن زيد
وهو جارد خالدين عبد
الله قشري ۵

فقل لبي امیہ حيث حلوا
وان خفت المهند القفعا
اجاع الله من اشبعتمو

پہنچاؤ جو کبھی اچھے نہیں ہو سکتے
اور بخون لڑاؤں نہ کیا دیریں
کی تواعت کی بخون لڑاؤں
اشعار میں ابرو نہیں کی جو کی
لیکس اور شاعر اسلام کی توفیق
نہیں کہ بخون لڑاؤں اشعار میں
حفت علی کی روح ونا کی سختی -

بنی عباس نے خاکسرا اخیل اشعار
(جو تہذیب کو طلب کیا اور ان کو
تمام اخبار و روایات کو اپنی خاص
اہتمام کی شایع کیا اور بخون خیار

و اشاریہ۔ واقدی۔ و بن بن
منیہ القیمی کلینی۔ شرفی بن
القطامی۔ بشیم بن مدی اور
داسین الکنتانی و ذرزیہ
درسیاہ کر والیہ۔ بغین شمر
شیعہ زعموہ نہیں۔ بلکہ بغیر
صالح کے ذکر معجزات و سجاد

حضرت علی کے فضائل و مناقب
کا بھی ذکر کیا اوس غریب کی
کی زبان گنوا لی تھی۔ اور اوس کا
وظیفہ بند کر دیا گیا۔ اسی طرح

واشبع من بحور کما جیعا
وما هذا بالحب من صیاح
شعراء بنی العباس علی
سادسهم بالحق وان کرهوا
وتفضل ما نقصوه و
قتلوه قال المنصور بن
الزیرقان علی ساطع
س

النبی ومن یحبهم
یتطامنون مخافة القتل
من النصاری والیهود
من أمة التوحید فی الارض
وقال دعبل الخزاعی و
هو صنعة بنی العباس
وشاعرهم

المترانی منذ ثمانین حجة
ایروح فاغدا وادألم عیسا
ادی قیام فی غیرهم مقتسم
واید تقم من فیم صفات
وقال علی ابن العباس
الرومی وهو مولی المعتصم

عبد اللہ بن عمار البرقی کو ساتھ
ظالمانہ سلوک کثرت اور کثرت
بن زید اشقی کر ساتھ بھی
یہی تراویکے منصوبہ بن البرقی
کی توقیر تک اس جرم میں کھو
ڈال گئی اور ایسی مصیبت
وجہ خراش اور انکر رقعا
پر رواں بن الی حفصہ السہامی
اور علی بن جهم الشاکر المہون
انکو انتہائی مصائب کی نشان
میں ظاہر ہوئے۔ بیان تک
کہ ہارون بن خیران اور
جعفر متوکل جو متوکل علی الشیطان
تھا نہ متوکل علی الرحمن۔
دونوں کی ناصبت کو خدا
بے غم کر دیا۔ یہ دونوں ایسی
ظہور وقت ثابت ہوئے ہیں کہ
ایچون لڑائی دولت و شہنشاہ
اہل ابطال کو لے کر علو اشیاء
کی غرض سے وقف کر دی بھی
انکو کون تفریقہ تو اسب کی
کی بری مدد کی۔ جیسا کہ

قالیت ان لا یخرج المرء منکم
 قتل علی بن جبین فی یوم
 کذلک بنو العباس یصیرنکم
 ویصیر بالسیف الکلی المذبح
 کل اوان للنبتی محمد
 قتل ذکی بالدماء مضرج
 وقال ابراهیم بن العباس
 الصولی وهرت انبا القرم
 عامرهم فی الرضا لما قرب
 المامون
 صین علیکم یا مو الکم
 ویتلون من ما قوا
 وکیف لا ینتصون قوما
 یقتلون بنی عم جوما
 سغبا ویمیلون دیار الترات
 والذلم فضة وذهب
 لتصرفون المغربی
 الفرغانی ویحفون المجر
 واکانصارى وبولوت
 بانباط السواد وخراتم
 وقلق البحر والطماطم
 فسادکم ویمکنون المال

علما دشمنان ال ا ب غلاب بن
 عبدالمعین معصی بن الریس
 - وہب بن وہب انجری اور
 شعرا بن مروان بن خفصہ
 الاموی کو ساتھ اور ادبا وین
 عبدالمک بن قریب ال اصمعی
 کو ساتھ بریہ بنیہ سلوک کیے
 گئے۔ سید علی جعفری زانہ بن
 بکر بن محمد اللہ الزبیری۔ ابی
 السطون ابی ایمن الاموی
 و ابن ابی شوارب العیشی کے
 ساتھ طلبہ و انویہ گئے اور
 ای حضرات (سلمان نمیشاہور)
 خدا نکر رشد و ہایت عطا فرما
 سلوک عودۃ الوثقی کے ساتھ
 متمسک بن اور ہماری دنیا کی
 بھی پناہ یہی اساس دین
 پر قائم ہے۔ سکو جتنی بعیت
 دین حاصل ہو چکی ہو اور
 گھٹنے والی نہیں ہے۔ یہی ہے
 عقائد مستحکم ہیں۔ اور سکون
 اسلام کو نقصان فی العباد

ایل طالب میراث اٹھم
 وفی جدم نیشن العالی
 الاکله فخرها وبقدرج
 علی الايام الشهوة ذلا
 یلهمها وخراج مصر و
 الاهواز وصدقات الحمر
 والحب ویتصرف الی ابن ربیع
 الهندی بنی والی ابراهیم
 موصلی وابن جامع التسمی
 والی ذلزل الضارب وجموما
 الزائر واطاع بختیستوع
 نصرانی وقوت اهل بلد و
 جاری بغا الذک وکلافتین
 الاشر وشی کفایه امة ذان
 عداد والمتوکل زعمو یستری
 باثنی عشر الف سرتیه و
 البستدین سادات اهل البیت
 یتحفف برنجیه اوسندی
 وصفولا مال الحراجة مصر
 علی اذراق الصفا عنه و
 علی سواند الخافه وعلی
 طعمه الکلامین ودم سوسم

سونوی نقص واما هنین سوتا
 جنسون اذین من عجیب و غریب
 بعینین پیدا کین کلوا اللہ
 وصا یات رسول الله صلعم
 بالکل منصرف ہو کر خداوند عالم
 یون توجب کجاستا ی زمین کا
 وارث بنا تا کر۔ مگر آخرت
 نیک بندوں کے لئے ہے۔
 آج کو بعد کل آئے والا ہی اور ہر
 یوم السبت (سینچر) کے ہو۔
 یوم الاحد (اتوار) آئے والا
 فرو ہے۔ حضرت عاریا رضی
 اللہ عنہ جنگ صفین کو روز
 فرمایے تھو کہ اگر یہ لوگ (البتہ)
 ہکومت ماریے تباہی و بستی
 کو آخر کفارہ تک بھی بھیجائیں
 تا ہم ہم ہی یقین کرتے ہیں
 کہ ہم حق پر ہیں اور وہ ضرور
 باطل پر ہیں۔ بہ بھی غور کے
 قابل ہے کہ پہلو جانب سواتاب
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر
 کو زمینت ہوئی۔ اور بھراہ

القرآءین بو علی بخارت
 وعلوبہ المختی وعلی ذنبد
 و عمر بن بانه الماشی و بجلالہ
 علی الفاطمی باکله و شربہ
 و یصارفونہ علی دائق و
 حبة و بیشتر من الحولادہ
 بالبدر و بجزء من لھاما
 بقی برزق عساکرہ القوم
 لا زین احل لھما الخمس
 و حرک علیہم الصدقة
 و فرضت اھم الکرامۃ
 و المحبة یتکفون ضیاء
 و یملکون نفسا و برکت
 احدهم سیفہ لیس لہ
 ذنب الا ان جدد البنی
 و ابولا الوصی و امہ فاطمہ
 وجدانہ خد مجة البکری
 و مذہبہ الایمان
 و امامہ القراء
 ایلی اخس ما افادہ
 حاجاد

نہ سنا ز الفین کہ گشت پر
 شکست پو نیانی۔ اسی طرح
 پہلو تبلیغ و توسیع دین میں
 تاخیر ہوئی اور بعد از ان تقدیم
 اسی کی متعلق خدا نے ارشاد
 فرمایا ہے۔ کیا لوگ بہر ستمت من
 کہ وہ صرف اس کہدینو سے کہ تم
 ایمان لائے ہیں چھوڑ دینے
 جائیں گے اور کیا وہ لوگ فساد
 نہیں کرتے۔ اور حقیقت
 میں اگر مومن کی تعداد کم اور ان
 کہ مصائب نادرہ ہوں تو پھر
 دوزخ پر اور مملو ہو کر کسی کئی
 کہ چھوڑ دے زیادہ دیا جاوے
 اور اگر خدا نے نہ فرما دیا ہوتا کہ
 اکثر لوگ جانیں والی نہیں ہیں
 تو پھر صبر کر نیوالوں کو بڑھو
 س۔ اہل شکر کو صاحبان کفوف
 س۔ الایمان جزا کو مجربان
 سزا سے کیسی بچا جانا۔
 ہلوگوں کو عاصب ایسے
 میں کہ جب لے لے سم سے اجرو

و توفیق کا وعدہ فرمایا جو اور تحقیق کہ رحمت دولت و نعمت
 کا انتظار کا بلکہ حکم ہو چکا ہے اور ہم اس کا انتظار کر رہے ہیں
 اور بجز اللہ تعالیٰ کے ہمارے پاس ہماری ہمتوں کو لیے ایک دلیل
 اور وسیلہ ہے اور ہر مقام کو لیے ہمارے پاس ایک حجت ہے
 مصیبت کو وقت ہمارے پاس عید ہے اور نعمت و دولت کو وقت
 شکر ہے۔ اگرچہ ایک ہزار مہینوں تک جناب میرا مومنین علیہ
 السلام پر برسر منبر لعنت کی گئی مگر ہلو گون کو اونکو وصی حق
 ہونہیں ذرا بھی اشکال واقع نہیں ہوا۔ جناب رسالت اب
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پندرہ برس تک تکذیب ہوتی رہی
 اور ابلیس ملعون ان امور قیومین اپنی طرف سے مدہم و پوچھا
 میں ہمیشہ زیادتی ہی کرتا رہا۔ مگر ہم اس پر (ابلیس پر)
 پر برابر لعنت ہی کرتے رہے۔ کیونکہ اس نے کہا کہ ہمارے
 مصائب اور ہماری آزمائش فطرت حقہ کے مطابق ہے اور
 ہم اس پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم برابر ایک امام کے بعد اور ایک
 امام کو قتل پر ممانعت کرتے رہے اور ایک رضا کو بعد دوسری
 رضا پر راضی رہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک یہ مصائب
 اونکی صحت امامت کی دلیل روشن حق اور حق امور بمقصد حق
 آئے و کان وعد اللہ مفعول خدا کا وعدہ ہو کر رہے گا۔
 و کان امر اللہ قد اقلد و ما اور خدا کا حکم مقدم ہو چکا ہے
 یہ امور ضرور ہونوالے تھے۔ مخالفین کو معلوم ہو جائیگا اور پھر
 ناکید کہا جائے گا تو ایک دن معلوم ہو جائے گا کہ ان جن
 لوگوں نے ظلم کیے ہیں وہ معلوم کر لیں گے کہ ان کی کیسی ہوا آشت

پہنچے والی یہ اور اونکو اوسوقت کہ خبر ہوئی۔ اور اب
 شیعان نمشا پور۔ اب لوگ یقین یقین کہ نبی امین وہی
 ہیں جن کو قرآن میں شجرہ ملعونہ کہا گیا ہے اور یہی لوگ
 ہیں جو طاعت و شیطاں کی پیروی کرنے والے ہیں جنہوں
 نے حضرت علیؑ کے سحان کو مخفی کیا اور جنہوں نے اجرت دیکر
 جناب رسول خدا صلعم پر جھوٹ بنوایا۔ اور ان تمام موضوعات
 کی تمام دیار و امصار بیت المقدس سے لیکر مدینہ منورہ تک
 پر اور ملو کر دیے۔ خلافت کو ذیہ دمشق میں لے گئے اور ان
 امور تہذیبیہ میں دولت کثیر صرف کر دی اور انکی تعمیل و نفاذ
 پر اپنے خمال کو مقرر کیا۔ وہ استخفاف احادیث رسولؐ
 اور اسقاط اخبار فضائل الہیبت بنیہ صلعم۔ تحریف قرآن
 اور رفہ مظالم جائزین ائمہ طہارین سلام اللہ علیہم اجمعین
 کا کوئی تدارک نہ کر سکی اگر کوئی شخص فضائل حضرت طہارین
 بیان کرنا تھا۔ تو ان میں سے بعض لوگ انکی دلیل و حجت
 کو منکر کرنے لگتے تھے۔ مگر یا مینہ بہ خوف او نہیں نکوئی فدا
 دیتا تھا اور نہ وہ اپنے طریقہ سے باز آتے تھے۔ حتیٰ ہمیشہ
 عزت رہتا ہے اگرچہ ان حق گفتہ ہی دلیل نہ کیے جائیں۔
 اور اگرچہ انکو ماننے والے کتنے ہی دلیل نہوں۔ اور باطل کو
 بظاہر کہتا ہی راستہ نکلیا جاوے مگر وہ ہمیشہ بد نما اور ذلیل
 ہی دکھائی دے گا۔ خود بنی امینہ اور بنی امیہ کا درباری
 شاعر عبد الرحمن بن حکم کہتا ہے
 سر زین فاحشہ انی اولاد تو ذرات یلب

کرمانند تمام پھیلی ہو۔ اور بت رسول نہ
صلیم کی سنس کہین باقی پنجوڑ بجایے

دیگر

نہا اون پر لعنت کرے جو علی اور اذکر
فرزند امام حسین کو برا کہتے ہیں

ابو دہش ابھی جو سلطان بنی امیہ کا حامی اور ال ابوہش
کا والی تھا۔ کہتا ہے۔

قدیم بنی امیہ کا شرا بخوار (زید)۔ اپنی خواب
بیش و سرور ہی میں ہلاک ہو اوسکو مغفل
طف (کو ظلام میں پڑے ہیں)۔ اون کے
عزیزوں کو غم سے نیند نہیں آتی۔

سلیمان ابن قتبہ کہتا ہے

مقام طف (کو بلا میں) منتولین بنی اشیم
کو قتل و نارت کر چاویے تمام مسلمانوں
کو ذلیل و خوار کر دیا

امیت بن زید غلام خالد بن عبداللہ قسری کہتا ہے

بنی امیہ کے کدو کہ مہارے لکھنے طرز
ہو سکتا ہے کہ تم شمشیر زہرہ کو بھی جھباؤ
اور خریے کو بھی۔ خدا اوسکو ہمیشہ بخور
رکھے جو تمہیں سیر کرے۔ تمہارے غلام بخور

یہ اب تو دنیا کی نام بھوکون کو پتہ بھر گئے
 کیسے تعجب کی بات ہو کہ شہزاد بنی عباس اور نیکو موہ پر حق بات کہنے بھگت
 تھے۔ اور اون لوگوں کی نفیست بیان کرتے تھے جنکو وہ
 قتل کر دیتے تھے۔ عجب لکھتے تھے اور جن سے نفرت کرتے تھے وہی چاہی
 منصور بن الزیرقان نے بارون کی مجلس میں بیان کیا
 الٰہی اور وہ لوگ جو اون سے محبت
 کرتے تھے۔ ہمیشہ قتل کو خوف میں مبتلا
 بھی ہو اور نصاریٰ کی قوم نوا میں
 واماں میں ہن اور سعدن التوحید کو
 لوگ ذلت میں بسر کر رہے ہیں

دعبل خزاہی جو بنی عباس کو درباری شہزاد تھا کہتا ہے

میں اسی برس سے یہی عالم دیکھ رہا ہوں
 رہوں اور ہمیشہ میری صبح اس قدر
 میں ہوتی ہے۔ میں اس عہد کی خاص
 رقم (نے) فسیہ وں میں آئیں گے
 دیکھتا ہوں۔ حالانکہ اس کو ابھون
 میں کچھ نہیں تھا۔

مختصر مآثر کا علام علی ابن عباس روی تھا ہے

اوس شخص کا کبھی بھلا نہ بونا چاہیے
 جو سرافندہ لوگوں کو سرون پر عساکر
 ضرب لگاتے تھے۔ یہی حال بنو عباس
 کا ہو گا کہ ان کو بغیر شمشیر زنی کے خبر ہی

ہی نہیں آتا۔ اذکر زمانہ من آل محمد کے
نیکو کاروں کے سرشکافہ کر کے خون بہاؤ
ایرہیم بن عباس مول جو مہون کو جہدین کا سب قوم اور عامل
تھا کہتا ہے

اون کی دولت کی وجہ سے اون پر ایمان
لائے اور خون لڑا ایک کو سو سو کر کے انعام

دے

بنی امت کے بعد پھر اسے لوگوں کو کیونکر طرز نہ کہا جاوے۔ حضور
نوائے بنی اعمام کو بھوک اور پیاس سے مار ڈالا اور بخلاف انکی
دیار ترک و دیلم کے باشندوں کو سونے اور چاندی سے بھر دیا
اقوام مغرب اور زغالی کی بو پرستی استداد و اعانت کی اور قبائل
مہاجر و انصار پر ظالم کئے۔ اقوام نامتوتون عجم و طہم (کجلاہ)
کو امرادار اکین سلطنت متفر کیا اور ال بایطالب کو نہ اؤن کے
مان کی اوراشت دی اور نہ اؤن کو جہدین گوار کے خاص حقوق
نہی اور خمس سے اؤن کو کچھ حصہ دیا اور جب کسی علوی نے اپنے
قوت المیوت کر لیے سنی و کوشش کی تو اؤن کی سخت ممانعت
کی گئی۔ یہاں تک کہ حالت زرسنگی میں مردہ کوشت تک اؤن پر
حلال ہو گیا۔ انہیں تکلفون میں اؤن کی ہیزن تمام ہو گئیں۔ کر
کچھ سیر ہو کر اؤن کو کھاؤ کے لئے روئی نہ ملی۔ بخلاف ان کے
خرچ صدر و ہوار۔ صدقات برہنہ۔ ابن مریم راستی۔
(حکیم نصرانی) ابن جامع الشہی۔ رفاض و مغنیان شاہی
اور بن خلدون۔ طبیب سلطانی اداہل بلد کے و فیض ہونچائے

اور بجا کیے ترکی اور افشین رومی کو غلام و کنیز کی خریداری میں۔
 اوٹھا یا جاتا تھا اور مزید برآں محلات شاہی کو مصارف یوتیہ میں
 اتا تھا۔ جنہیں بے صرف ستوکل کی نوڈیون کی تعداد بارہ ہزار
 بتلائی جاتی ہے۔ مگر سادات اہل بیت میں ایک سید غریب
 ایک ہندی یا حبشی عورت کو ساتھ اپنی تمام عمر کاٹ دیتا تھا
 تمام اموال خراج۔ صدقات و زکوٰۃ جلا دون۔ خراج سراون
 کٹون اور بھال بندرون کی خوراک۔ تماشہ کرنیوالون۔ یا جا
 بیجا زوالون۔ شل زورڈ۔ میرین بنانہ لہنتی (یا لٹا) کے
 مصارف پیش و عشرت میں اتا تھا۔ اور خریداری آلات فضا
 و فیروہ میں اوٹھا یا جاتا تھا اور اس قوم و فرقہ کی۔ جنکے لئے
 خمس سلال اور صدقہ حرام کیا گیا تھا۔ اور جنکی غفلت۔ تکبر
 و تنظیم۔ محبت و سودت لازم و واجب ہے۔ ایسی ناگفتہ بہ
 حالت تھی کہ وہ نہایت تنگی۔ شدید حسرت میں بسر کرتے
 تھے۔ انہیں سے کوئی اپنی تلواریں نہ کرتا تھا۔ کوئی اپنی کڑی
 بیچکر گزراؤقات نہ کرتا تھا۔ اپنی اکہنوں سے گھر میں
 مریض کو پڑا ہوا اویٹھف سرسکتا ہوا دیکھتا تھا
 مگر اس کو علاج و تدارک پر قادر نہیں تھا اور یہ تمام مصائب
 و نواب صف۔ اس ایک جرم کی وجہ سے تھے کہ انکا جہنم گارنی تھا
 پدیلد یونسی تھا۔ ان فاطمہ کی حقین اور دوسی خدیجہ ابکری
 کاندیب ایمان تھا اور ہادی قرآن براسی بے سچ جاؤ

عبارت خاتمہ الطبع رسالہ مکاتیب خوارزمی و مطبوعہ مطبع بولاق مصر

قد تناہی طبع ہذا
الرسائل التي لم يبلع
شأوها في الفصاحة سبحانه
وَأَمْلَ بَلْ هُوَ عِنْدَهَا دَنَى
مَنْ بَاقِلٌ وَلَوْ ظَهَرَتْ فِي
يَا مَهْ لَمَّا إِلَيْهَا كَفَّ مَسْتَهْ
سَائِلٌ وَلَوْ كَانَتْ فِي عَصَى
فَسْ بِنِ سَاعِدَا لَا بَادَى
لَكَانَ لَهُمْ جَمِيلٌ لَا يَادَى
فَلَعَمْرِي الْفَاعِلُ نَحْتُ مَا تَرَكْتُ
لَا وَأَسْ كَلِمَةُ الْفَاعِلِ وَ
أَحْكَمْتُ كَمَرًا لَوْلَا دَلَّ الْآخِرُ
وَالْمَاضِي الْمَغَابِرُ فَلْيَكُنْ
الْأَدِيبُ لَهَا نَحْمُ الْآخِذُ
وَلْيَعِضْ عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ
فَاتَّهْ يَبْلُغُ لَهَا فِي صِنَاعَةِ
أَشْدَدًا وَتَكُونُ لَهُ فِي الْأَنْشَاءِ
أَوْفَرُ عِلَّةً وَكَانَ طَبْعُهَا عَلَى

رسالہ ہذا کا انطباع تمام ہوا
جسکی فصاحت کو سبحان وائل
نہیں پہنچتا اور جسکی انشا
پر دوزی کو دیکھ کر سبحان وائل
باقل سے بھی زیادہ احمق
ثابت ہوتا ہے۔ اگر مصنف
کے زمانہ میں ہوتا تو اسکی استعداد
و قابلیت کو ایسے سائل میں
دست استیاد پھیلوتا۔ اور
اگر اس زمانہ میں قس بن عدہ
الایادی زندہ ہوتا تو مصنف
کا دست بہین بنتا۔ میں نے
حقیقتاً اسکی متعلق کچھ
نہیں کیا سوائے اسکی کہ اساتذہ
اولیہ نے جو کلمات مفید
یا دگر چھوڑے اوخصین جمع
کر دیا اور متقدمین نے جو
کچھ متاخرین کو لے کر جافرن

<p> نہی لہذا الوجه الحسن و تشیبہا فی هذا القامہ المستحسن بل دار الیہ المصریۃ الکرامۃ بنوہ مصر المخریۃ تعلق المستحسن بمجملہ فیہما یعنی و مدی عبد الرحمن بیک دیشدی علی دمتہ حضرت جمیل علی بیلہ جراح باشی بالدیار المصریۃ حضرت حسن افندی مترجم الکتب العسکرۃ لا الوالمحققین بعین العیانۃ الربانیۃ وکات فصیحہ حب الامکان بمعرفۃ الفقیر الی الحق الرحیم الرحمن المتوسل الی ربہ ماجناء النبوی محیر فطۃ العبدی نبی صحبہ طبع المذکور فیہ انہ فی الدادین امور وعد و انہ تمام صبرہ </p>	<p> لوقۃ تبین لک سرایہ جہو تھا ایہ حکم اور سفقہ جسکی دیارت کو دیکھا اویس متغیب عنک وانت بدستہ کہ تو اسکی بحر میں حد درجہ کی نصاحت و ملافت سو کام لیا گیا جو اس بنایہ اس رسالہ کا چھاپا جانا بطریق سے کتاب تھا لہذا طبع لالہ مصر دین سب الاما یات ملک صحیح عبد الرحمن بیک راشدی بیریہ اتمام محمد علی بیک جراح بشی و طاحسن افندی مترجم کتاب العسکرۃ (خداداد و نون پر نگارہ تو بہ رکھو) اسکی طبع کا کام آغاز کیا گیا اور اس کتاب کی صفحت تمام اور ترتیب درست کی خدمت خاصہ صحیح طبع قیمہ حضرت امید دار رحمت و مغفرت رحیم الرحمان المنول بمراتب و جاہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم </p>
--	---

وتمام تمثیلا و وضعی تمثیلہ العدوی باثنی صحیح
 اوائل ذی الحجۃ الذی بطبع مذکور - خداوند عالم
 ہونی ہذا العاشر بطبع محمد وآلہ الاکرم اوسیک
 الشہور ۱۲۷۹ ہجری القام انور کہ سہل و آسان و با
 و سبعین و مائتین اور مصحح مطبع مذکور نے انجام
 و الف من الهجرة ختام ہوی اور خدا نے اوسکو اس
 و الحمد لله الذی بنیتمہ رسالۃ نبیہ کر انطباع و احسن
 تتم الصلحت و الشکر کی پوری توفیق عنایت فرمائی
 لہ علی مدی الاوقات اس کے انطباع کے تمام امور افا
 و صلی اللہ وسلم علی ماہ ذی الحجہ ۱۲۷۹ ہجری
 سید الکائنات و علی بین تمام ہر بے - خدا کا شکر
 لاہ و اصحابہ ذوبے اس نیک کام کے تمام ہوئے
 اور ایسے اچھے کام میں وقت
 اگر صرف ہونے کے لئے - اور دوسرے
 اوسلام سید کائنات اور
 اوس کی اولاد و اصحاب ذوی الکرامات پر نازل ہو

الکرامات

ہر م

توثیق سلامہ ابو بکر محمد ابن عباس
 خوارزمی مولف رسالہ
 مکاتیب

محمد بن عباس ابو بکر	محمد بن عباس ابو بکر
انجو اور مجاہدین	انجو اور مجاہدین
ابن جریر الطبری قال	ابن جریر الطبری قال
کان واحد عصم فی حفظ	کان واحد عصم فی حفظ
باللغة والشعراء وکان	باللغة والشعراء وکان
ایقصر فی بیضه عن حفظ	ایقصر فی بیضه عن حفظ
استوطن بنیسا بوسر	استوطن بنیسا بوسر
من ابی علی اسمعیل بن	من ابی علی اسمعیل بن
محمد الصفار و اقرانه و	محمد الصفار و اقرانه و
مات فی رمضان سنه	مات فی رمضان سنه
ثلث وثمانین وثلثمائ	ثلث وثمانین وثلثمائ
وقال یاقوت صاحب	وقال یاقوت صاحب
الاشعار والرسائل	الاشعار والرسائل
مولده ومنشاه بخوارزم	مولده ومنشاه بخوارزم
وکان اصله من جرجستان	وکان اصله من جرجستان
فلقب بالطبرخی	فلقب بالطبرخی
و مولده سنه ثلث و	و مولده سنه ثلث و
عشرین وثلثمائ	عشرین وثلثمائ
وخرج فی وطنه فی حداثه	وخرج فی وطنه فی حداثه
ولطوف البلاد ولقی	ولطوف البلاد ولقی
سیف الدوله ابن	سیف الدوله ابن
احمد ابن و خدیجه ویراد	احمد ابن و خدیجه ویراد

<p> بجائے اور محب الوزیر ابو علی الملقی فلم یجد وہجاء وقصد نیشابور وانצל بکلامہ علی محمد المیکالی ومدت خلقه قصد بہستان ومدح والیہا ماہرین محمد شہ مجاہد محبہ ثم خلقہ و صار الی عرستان فانفق لہ مع والیہا ما اتفق مع والی بہستان وفاروقہ ما جیاد عاد الی نیشابور فقصده حضرت صاحب فرحت مجاہدہ فاروقہ الصاحب بکتاب ال عقد الداولہ فکان سبب انتعاشہ ثم عاد الی نیشابور واستقر درسہا علیہا علیہ الادب کما فی بغیۃ الوثاقہ للامام جلال الدین السیوطی </p>	<p> ملاقات ال اویسی ملازم ہوئے بنیادک یہ ایزاد کی اور وزیر الوطی الملقی کے مصاحب ہوئے۔ مگر کچھ اوسکی مرع نہ آئے۔ بلکہ جوئی۔ پھر نیشابور آکر امیر احمد میکالی کے ملازم ہوئے اور اوسکی مرع کی پھر بہستان گئے۔ وہاں کی ترغیب لکھی۔ ملازمین محمد حاکم بہستان کی سبجو لکھی اور شوقیہ کو دیا۔ ہو کر عرستان میں آئے اور یہاں بھی بہستان کے ایسا واقعہ پیش آیا وہاں کو یہ نیشابور کے اور بڑا مالک کے پاس بایں کا قصد کیا۔ حاکم نیشابور نے خط لکھ کر قصد لکھو کی خدمت میں لکھ بھیج دیا۔ اور یہی انکا ذریعہ معاش ہوا بعد اسکے یہ پھر نیشابور چلے آئے اور لوگوں کو علم ادب سکھا درس دینے لگے (بغیۃ الوثاقہ امام سیوطی) </p>
--	---

علامہ سعد علی مدنی کی کتاب الدرجات
الفریعیہ فی طبقات الشیعہ کے اقتباسات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بقین جانو۔ خاتم برسم کریم کہ شیعیان امیرالمومنین اور اولی اولاد طاہرین کو دست واران تبعین ہر وقت اور ہرزہ زمین کو شہابے خنقا اور حجاب اروامین پوشیدہ اور مخفی رکے اور آشکارہ طریقہ صرف صامیان ایجاد اور ایمان فتنہ و فساد ہے جلان سچاؤ اور آرام و سکون پالنے کی فریض ہے تھا۔ یہ فساد ان روزگار و ہنر، تجارت لوگھے جنھوں نے اپنی فاضلت کی بہ خاطر ہے البیت طاہرین کو اور کورج و مراتب کی سزا کر دیا۔	اعلم رحمک اللہ تعالیٰ شیعہ امیرالمومنین والائمة من ولده علیہ السلام لیرزا لوفی کرم وزمن و وقت و وان مختفیں فی ذویا الاشقا مخجبین احجاب الاسرار فی صدور الاحرار و ذلک لما منوا بہ من معاد اقاہل الاشجار و مساوی اولی الانساب والعناد الذین اذالوا اهل البیت عن امکانہم و مرقمہم وصحوا ان اخبار مکاکم الشریفہ و مناقبہم
--	--

اللہ صغیر فامیر نزل جیل	او کو سنا قب لطف کر مٹا ہے
مستقل ستم بیدار ف	اور او کو سکا رم شریف کو چھپتا
متابعة الهوی مقدور	میں سچی طبع کی - ان نفسین
و یستهب حسد الیطف	میں سا کم ہوئے کو ب لوی ایسا
نور الله ویان الله الا	نہیں بکھا جس نے اپنی نفسیت
ان یتر نورہ کما روی	دخو ابش و پی کرتے ہیں
عن ابو جعفر محمد بن علی	پوری فیاضی سے کام نہیں
الباقی علیہما السلام	لیا اور کوئی دقیقہ نہ خد کو
قال لبعفر اصحابہ یافلان	مٹاؤ میں باقی نہیں چھوڑا
ما لبقینا ظلم قریش انا ناء	حالانکہ کوئی شخص ایسا نہیں
نظا ہر ہر علینا ومانق	ہو جو نور خدا کو بچھا دیے
شیعتہ و محبتون اناس	جیسا کہ حضرت ابو جعفر محمد بن
ان رسول الله صلی الله	علی الباقی علیہما السلام فرمایا
علیہ والہ و سلمہ یمن	ہو - آپ نے ان بعض اصحاب سے
قد احزننا اوی الناس	فرمایا کہ ہم پر قریش کے ماحزون
بالناس فتمارکات قریش	کوئی ظلم ایسا نہیں گذرا جو
حتی خرجت الی عمر عن بعد	ہمارے شیعوں پر نہ گذر چکا ہو
واحتجت علی الی انصار	جناب سالتنا صلی اللہ علیہ
بحقنا و حجتنا ثوند اولہا	والہ وسلم نے انتقال فرمایا تو
قریش بعد قریش حجت	ہم کو تمام آدمیوں میں کو ایک
رجعت الینا فنکت بعجت	افضل الناس بزرگ کو صاحب
و نضت بحسب لنا و لہ	اس سوئی کی خبر دی گئی - قریش

نزل صاحب الامار فی صعوی
 گوہ حتی قتل فیو لیج الحسن
 لابنہ و عوہد شمر غدر بہ
 واسم و ثبت علیہ اہل
 العراق حتی طعن بجنہ
 جنیبہ و انتخب عسکرہ
 و خو نجت خلاخل اٹھات
 و کادہ فواد معویہ
 و حقن دمہ و دمہ اہل
 بیتہ و ہم قلیل حق قلیل
 شریع الحسین من اہل
 العراق عشر و ان الفائم
 غدر و ابہ و خوجو علیہ
 و بیعتہ فی اعناقہم قتلوا
 شمر لہ نزل اہل البیت
 لستذل و نستظام و نقصو
 و غمٹھن و خرم و نقتل و
 غخاف و لا نامن علی دمائہ
 و دماہ اولیائہ و وحد
 الکاذبون اجماع دون
 مکذبوہم و محوہم
 موضعاً بقریون بہ

اس امر میں مزاحم ہو ہے بیاتنگ
 کہ اس امر کو اسکو مرکز یہ معل
 لیگم اور قوم انصار پر ہمارے
 حقوق کی دلیل کو اپنی حقوق کا
 کو بیاتنگ کہ ایک قریش کرید
 و سر قریش ہوتا گیا اور انر ظلت
 ایک بار پھر ہار کی طرف رجوع ہوا
 تو ماریہ ساتھ نقص بعیت
 کیا گیا اور ہر کہ جلال و قتال
 قائم کیا گیا مالا آخر ہمارے صاحب
 امر کو تنگ کر کے قتل کر دیا گیا
 پھر احسن علیہ السلام اور کفرند
 سے بیعت کی گئی اور ان کے بھی
 عہد و پیمان کر کے بے قدر کیا گیا
 اور انکو امیر بھی تسلیم کر لیا پھر دون
 پر حملات بھی کر گئے۔ بیاتنگ
 کہ انکو پہلو پر خنجر نکھایا گیا مائو
 شکر کو تو مائو گیا۔ اونکی عورتوں
 کو تو ایسا تو ماکہ بیرون سے
 خلفا لین تک اور تار لین پھر
 معویہ امیر سامو و اسکی خدمت
 اللہ احسن ہوا تو انکی اہل بیت کے

الى اطلاقهم وفضالة الشرع
 واعمال التسوية في كل بلدة
 محمد بن محمد بن احمد بن
 الموضوع المکرر في سنة
 سرور و اعتماد المقلد وما
 لم نفعله ليخففوا انا الى
 الناس وكان عظم ذلك
 وكثيرا من حوية بعد موت
 الحسن عليه السلام فقتل
 شيعتنا في كل بلدة و
 وفتحت الایدی والاقدام
 على الطغاة من دكر بحبته
 والا فقطاع البناسم و
 هذب ساراه وهدم داره
 شره بمن لالبلاء ليشهد
 دين داد الى رمان عبید
 بالله من نرياد لعنة الله
 قاتل الحسين عليه السلام
 ثم جبا و اجماع فقتلهم
 كل قتله واحد هم بكل طنة
 و قتلته حتى ان الی جبل
 ليقال له ذین بن او کافران

خون بهای - ایکی بعد حضرت
 حسین علیہ السلام سر بر سر
 هزاران عراق و سمیت نجی کی
 اور چند رجی کی - حاکم کو اس
 وقت تک سمیت حسین علیہ السلام
 کا ظلمہ اور کئی گز نور این پر
 بدو اتھا - یہاں تک کہ او کو قتل
 کر دیا - ایکی بعد امیت پر بدو
 سمیت - عشر و ذلت - ہنگ
 حیرت اور قتل وفات و اس ظلم
 میں کوئی بلا و سمیت ایسی نہ چلی
 جو اون پر نہ گذری ہو - اکی اور
 اور اسباب کی ہستیاں مٹاے
 اور خون بہا پر اکتفا نہیں
 کی گئی - بلکہ جو توں کافروں اور
 دین خدا کو دشمنان کو او کی تکذیب
 و تضعیف کی اور بنی اس بن خالی
 کو سلاطین کو قریب و توجہ کا
 قوی ذریعہ اور سحر و سید قرار
 دیا - دیا اس اسلام میں ہم
 اقتضا اور اعمال شاہی و انجین
 احادیث موضوعہ کو ذالغ و شاہ کیا

احب الیہ من ان یقال لہ
 شیعۃ علی علیہ السلام
 وراوی ابوالحسن علی
 بن محمد بن ابی سیف المدائنی
 فی کتابہ احداث قال کتب
 معویہ نسخۃ واحدة الی
 عمالہ بعد عام الجماعة ات
 برئت الذمۃ ممن راوی
 شیعۃ من فضل بابی ش اب
 واهل بیتہ فقامت الخطباء
 فی کل کورۃ وعلی کل منبر لعل
 علیہ یبرؤن سنہ و یقیون
 فیہ و فی اہل بیتہ و کانت
 اشد بلاء حینئذ اہل
 الکوفۃ لا کازۃ من بھا
 شیعۃ علی فاستعمل علیہ
 زیاد بن سمیۃ و صم الیہ
 البصرہ کان یتبع الشیعۃ
 و هو یجسم عارف کادہ
 کان منہم اداء علی فقتلہ
 تحت کل جی و مدر و اضافہ
 و قطع الایدی و اذہ و جمل

اور عنکون سی ایسے ایسے اقوال
 نقل کئے اور ہار یوسف ایسی
 افعال کر نیت دی جو ہم کبھی
 حمل میں نہ آئے۔ یہ کیوں؟
 صفہ اس لڑکے ہار یوسف کے بغیر
 و ہر وقت ہرگز یہ ابو یوسف کو
 زمانے میں حضرت امام حسن علیہ السلام
 کو بعد نہایت شدت سی جا رہی تھی
 اس فی شیعوں کو تمام دیا یہ ہمار
 میں بدو جہت قتل کیا اور کوا تھ پانا
 تو ڈالو۔ یہ اس شبہ پر کہ وہ
 ہم سے محبت رکھتے تھے۔ اذکی
 جاگیر بن غبطہ برلین۔ روز میری
 بند کر دیے۔ اون سے ملک کے
 قیس خان بھڑویہ۔ اون کو مال و
 متاع لوٹ لئی۔ یہ ہمارا عیبت
 عبداللہ بن زیاد کی حکومت میں
 اور زیادہ ہو گئی پھر اسکے
 بھیانک بن یوسف نے
 و ہرگز ہرگز اور چن چن
 شیعہ کو قتل کیا اور ان پر
 اہل قیس کے اہتمام لگا کر مارا خود

وسم الغیون وصلیہم علی
جدوع النخل وطق دھم
وشر دھم عن العراق فلم
یبق لجماعہ وبق منهم و
کتب معویہ الی عاملہ فی جج
الافاق ان لا یخینہ ولا یحلف
من شیعۃ علی و اہلبیتہ
شہادۃ و کتب الیہم ان
انظروا من قبلکم من شیعۃ
عثمان و مجیبہ و اہلبیتہ
والذین یرودون فضائلہ
و مناقبہ فادنوا بحالہم
و قریبہم و اکرموہم و اکتبوا
الی بکلی ما یرئ کل رجل مسلم
و اسمہم و اسم ابیہم و
و عشرہ ثم ففعلوا ذلک حتی
انکرت فی ناسل عثمان
و مناقبہ لما کان یبعثہ
الہم معویہ من الفضل
و اکساء و انجیات و انقضاء
و ینضد فی العرب منهم
و الموالی فذلک فی کل

ما خود کی۔ بیان یک نوبت
تجارت کو اگر کسی شخص کی نوبت
یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ کافر
ہو یا زندق تو اس کو اتنا برا
بنیں معلوم ہو جائے گا۔ جتنا کہ
کسی کی نسبت یہ معلوم ہو جائے گا
کہ وہ شیعہ علی علیہ السلام ہے
امام ابو الحسن علی بن محمد
انظر وامن قبلکم من شیعۃ
الکتاب احداث میں لکھتے ہیں
کہ سال جماعت میں معویہ
ایک عام حکماء تمام حمالان
کے نام اس مضمون کا
ماتا کہ اگر کوئی شخص شان
میں کوئی ہے بیان کرے گا
میں اس سے بری الذمہ اور
بیزاریوں۔ یہ حکم اگر ملک
کو تمام خطب تمام شہروں
میں پڑھ کر حضرت علی بن ابی طالب
کے گناہ اور ان کے سوا اور کوئی
اہلبیت کو نفرت و بیزاری
کرنے اور بلا و مصیبت نہ لایا

مصر تنائسوا فی المنازل
والدینا فلا یسبحی احد بخیر
مروا من الناس الا ما د
عامل من حال معویہ و
لابردی فی عثمان فضیلة
او منقبہ الا کتب اسمہ
و درتہ وشفعہ فلا یثواب اللہ
حینا۔
ثم کتب الی عمالہ ات
الحمد یث فی عثمان قد کثروا
وفشا فی کل مصر و فی کل
وجه و ناحیة فاذا جاء
کتابی هذا فادعوا الناس
الی الروایة فی فضائل
انتحیبة و استخلفهم
الاولین و لا یزکوا اخر
واحد امن المسلمین فی
الی تراب الکہ و انشوی
بمنافض لہ فی الضحایة
فان هذا حب الی و انش
العینی و ادحض نجحة
الی تراب و شیعتہ و

کو ذہر بلوہ شہید ہو گئی اعلیٰ
کو وہ ان شیون کی آبادی زیادہ
تھی اسی خصوصیت کو زیادہ بن
سمیتہ کو معویہ کو ذکا عامل
کیا اور لبرہ کو بھی اوس کے
مستحق کیا۔ وہ ان بھی شیعو
تھے۔ اور وہ انگوٹوں کو خضر
علی کے دقت سے جانتا تھا۔
زیادہ بے ہر مقام پر انکو قتل
کرایا۔ ڈرایا اور دہمکایا انکو
ماحقہ پاؤں کتو آپ۔ ان کی
انگوٹوں میں سدا تیاں چروا این
دخون کی شہ خون پر لٹکا
لٹکا کر سویان دلو ابین۔
اونگوٹوں کو عراق سے خارج البلد
کرایا یہاں تک کہ اونکو ضمانت
کو گونہ میں و ایک فرد واحد
بھی باقی نہ بچا۔ پھر معویہ
و تمام عاملان ملک کو ملکہ
بھیجا کہ کسی شیعو علی المرت
کو قتل و اسلامی میں کہیں
کوئی جگہ نہ دی جائے۔ اون

<p> نہ اونکی شہادت قبول کیجئے اور یہ بھی لکھ کر تالیف کر دی کہ دوسنداران عثمان کی تعظیم و تحکیم کیا کرو۔ جو لوگ۔ فضال و مناقب عثمان کے بیان کرنے والے ہیں انکی مجلسوں میں خود جایا کرو۔ اور اپنا مقرب بناؤ اور اونکی تحکیم کیا کرو اور ہر پاس ان میں سے ایک ایک کو نام مع اوی ولایت اور قبیلہ کے نام لکھ بھیجو۔ تمام عامور، فرسہ حزم و احیاء سے اعلیٰ تعمیل کی یہاں تک کہ فضال و مناقب عثمان میں اکثریت سے حدیثیں شائع ہو گئیں اور جب معاویہ نے پاس پہنچیں تو اس نے اس صلہ میں محدثین احادیث کو لیا۔ ہاں یہاں فخر و اور جائزین غنایت کیں اور تم عرب اور اسکے </p>	<p> اشد عنہم من مناقب عثمان وفضله فقرئت کتبہ علی الناس فرویت اخبار کثیرة فی مناقب الصحابة مفتعلة لاحقیقة لها وجد الناس فی رواية ما یجرى هذا المجری حتی اساروا ینذکر ذلک علی المنابر والقی الی معلی الکتابیب فعملوا صبیاحم وغلامهم من ذلک الکثیر الواسع حتی ردوا تعلمو کما ینعلمون القرآن وحی علموا بناہم وبنام وخدم وحشمہ فلبثوا بذلک ما شاء اللہ ثم کتب الی عمالہ نسخہ واحدا الی جمیع البلدان انظروا من قامت علیہ البیتہ اللہ یحب علیا واهل بیتہ فاحیو من الدیوان واسقطوا العطاء </p>
--	---

اور زرقہ و شفیق و لب بفسحہ
 اخیری من القحودہ سمو الہ
 ہو لکیر القی و مکتوبہ و
 ہا ہد مواد ارہ فلر کن البلا
 اشلا و لا اکثر منه بالعراق
 ولا سیمبال کوفہ حتی ان
 الرجل من شیعہ علی لباقیہ
 من یثقب بہ فیدخل بیتہ فیلقی
 الیہ سہ و یخاف من خادمہ
 و مایکہ ولا یحدث حتی
 یاخذ علیہ الایمان الغلیظ
 لیکامن علیہ فظہر حدیث
 کتیرہ و ضوع و جہات
 منتشرہ مضی علی ذلک
 الفقہاء و القضاۃ و اکو
 و کان اعظم الناس فی
 ذلک بلیہ القراءۃ المروان
 والمستضعفون الذین
 ینظرون الذین ینظرون
 الخشوع و التسلیم ففتلوا
 الحدیث لخطوب ذلک
 عند ولا لہم ولا ینقربوا

شہر دن کو اپنی نبیوں سے بالمال
 او بھرون کر ساتھ اپنی دنیا میں
 بنا دی کوئی ذی واحد یا نہیں
 سچا جو تنقیض کیا گیا اور تمام
 لوگوں میں کوئی شمس ایسا
 باقی نہیں بچا جسکے ساتھ ان
 امور کی لڑی عادلان سعودیہ فی رفا
 سنیں کی اور راویان فضائل
 و مناقب عثمان میں سر کوئی
 ایسا نہیں چھوڑا جس کا نام
 لکھ کر سفارش نہ کی گئی ہو

جب یہ محلات اس
 تک پہنچ گئے تو بالآخر معویہ
 زعمال کو لکھا کہ جو نچو فضائل
 عثمان کی حدیثیں بہت کثرت
 سے ہو گئیں اور تمام اطراف
 و اکناف میں پھیل گئیں
 اس لڑی کو گون کو بلا کر سراہید
 حکماء و مکتوبات و کہ اب
 وہ فضائل صحابہ و خلفاء
 سابقین و اولین کی طرف
 متوجہ ہوں اور اگر امیک

کچھ السہم و یصیر ابلہ	حدیث میں فضیلت علی بن
الاسوال والنسیاع المنان	پانی جائے کہ ایک دوسری
حتی انقضت تلك الاخبار	حدیث اور مکی تقیص و تردید
ولولا حاشی الی ابدی	میں فوراً تیار کر لیجائی اور یہ
امد یانین الذین لا یسئلون	امراض طور پر مجھ کو بہت ہی
الکذب فقبولها دس و دھا	مغوب و محبوب ہو اور اس
و هم یظنون انها حق و هو	پہ میری آنکھ میں سے ٹھنڈ
اصحوا القبا باطلوا المار و دھا	پہنچتی ہے اور اس سے اسکا
ولا تدبوا بها فلم یزل الامر	اور اون کو شیون کی محنت کو
کذلك حیا مات الحسن بن علی	نسبت ہوئی نہ او فضل
فازداد البلاء والفتنة	و مناقب عثمان کو فوت پہنچ
فلم یبق احد من هذ	ہو۔ پس ممالان لکھیئے اس
القبیل الا حائف علی دھا	حکمنامہ کو تمام لوگوں کو پڑھ
او طریدا فی الارض ثم	سنایا اور مکی مہاتو مناقب
تقامر الامم بعد قتل	صحابہ میں کثرت کی احادیث
الحسین و ولی عب	موضوع ایسی مرتب کی گئیں
الملک بن مروان فاشدک	جسکی کوئی اصلیت نہیں۔
الشیعة و دنی علیہم الحجاج	جب لوگوں نے اخبار
بن یوسف فتقرب الیہ	موضوع کو معیار و مرتب کر لیا
اهل النسک و اصلاح	تو پھر علانیہ او کو مبرون پر
والدین ببغض علی و	پڑھنے لگے اور عوام الناس
مواکاة اعدائہ مواکاة	لگو پھر مکی معلمین

اعدائه وموالاته من	اور مدین نے انھیں اخبار
يدعى من الناس انهم	کو انھیں طلب کر لیا اور سکھایا
ايضا ايضا اعدائه فاكثرا	گھر کے غلام و کثیر ملک کو بی
في الرواية في فضلم و	سبق پڑایا پھر نو اکوہ
سوابقهم ومناقضهم	شہرت اور اہمیت حاصل
واكثر دامن الغض له من	ہوں کہ انکی تعلیم قرآن مجید
على ومن عيبه والحق	کی طرح ضروری ہو گئی اور کسی
فيه والشان حتى ان	تعلیم عورتوں کو اور کبیر کو
النساء واقف الحاج و	نو کر چا کر دن تک لے پوچھالی
يقال له جدا لا صهي	تھی
عبد الملك بن قريش	پھر موی پٹے ایک عام
به اليها الاميران اهلى	قزاق شاہی نام و البان
حقوني فسموني عليا والى	ملک کو نام اس مسئلہ کا
فقير باللس وانا الى صلت	بھیجا کہ شیوان علی اور
الامير محتاج فتضاحت	مختار البیت کو نام دیں
الحجاج وقال للطف ما	یہ کماٹ دو اور اون کے
توسلت به قد وليت	و طیف بند کردو۔ ایک دوسرا
موضع كذا	زمان اس جہنم کا لکھا
وقد روى ابن عرفة	کہ جس کسی شخص پر محبت
المعروف بنقطوبة وهو	باب و اہلیت کا کھان ہو
من اکابر المحدثين و	اگرچہ وہ ثابت نہوا اور اسیر
اعلامهم في تاريخه ما	کوئی شاید بھی نہو۔ مگر تم لو

ما یبأس هذا الخیر
وقال ان اکثر انجد میت
الموضوعه فی فضاہ السج
لاقتلت فی ایام بنی اسد
نقد با الیہم بہا یطوبت
انہم یعمون بدائفی
ہاشم
قال مولف (انسید علی
مدنی عفا اللہ عنہ واما
ینال الامر علی ذلک سائر
خلافة بنی امیہ لعنہم
اللہ حتی جات الخلافة
العاسیہ فکانت ادھی
واثر واضر واما
لقیہ اهل بیت علیہم
السلام وشیعتہم فی
دولتہم اعظم مقام
بہ فی الخلافة الامویہ
کما فعل
واللہ ما فعلت امیہ فیم
معشاورا فعلت بنو العباس

ان یراہ کو قتل دلاوا
اسی گان پیرا والی گئے
تو تیمون کی مصیبت کی
دو بخس کہ اگر کوئی کہ
دوست کی ان کی او کوئی بات
کرئی جائی او کوئی سزا
کھرتیا آیا کھرتیا
دیکھو پڑو تیا اور
اپنے غلام و کنیز کو بھی دیا
تیا تیا تب اس سربا
پھر اس سے بھی خفا
کلام کے تو قسمیں لے لیتا
پس اس ترکیب سے موضوع چین
ترت ہوئیں اور یہ مفردات
تو ہم ملک میں پھیلے اور اسی
مسک پر فقہاء قضات اور
والیان ملک قائم ہوئے قاریا
حرف کی مصیبتیں زیادہ شدید
تھیں کیونکہ وہ ضعیف ترین
طبقات امم تھے جو خوف
خدا اور خلوص کر کے مخصوص

مقرشب الزمان و ہر مرد
الشان مضطرب والشان
مضطرب واللاہر کا بزداد
الاعبوسا والایام لا بتدی
لا اهل الحق الا بوسا ولا
مغفل للشیعہ من ہل
احطۃ الشیعۃ فی اکثر
الاعصار ومعظم الامصار
الاکابر وآء فی ذواہا
التقیۃ والاعطاء علی
المصدر لهذا البندی
مین ہو بخیر جو کسی وجہ سے حلال کو حرام نہیں سمجھتا تھے۔ قیصر
زمانہ کے اعتبار سے انھوں نے بھی ان اخبار کو اپنی کتب میں
مستنبط کیا اور عوام میں بھی مروی کیا کیونکہ مشائخ میں محدثین
(غالباً اصحاب صحاح) نے انکو قطعی صحیح سمجھ لیا اگر انکو انکی
اصلیت معلوم ہوتی تو قدر نہ ان روایتوں کو لکھتے اور نہ روایت
کرتے۔ ایسا ہی حال رامیاننگ کہ حضرت امام حسنؑ کی شہادت
ہو گئی تو یہ ملا و مصیبت اور بھی زیادہ ہو گئی۔ نوبت یہاں ہو چکی
کہ فرقہ شیعہ میں کوئی فرد واحد ایسا نہیں ہے کہ اس فتنہ و
بلا میں نہ مبتلا ہوا ہو۔ یا ہمیشہ اپنے قتل کیے جائیں اور خوف اور
جلاد و طنس کی دہشت میں گرفتار رہا ہو۔ یہ تکلیفیں
حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کی شہادت کو بعد اور بڑھ

گئیں۔ ایک عہد عہد حکومت عبد الملک بن مروان بن
 شیون پر پہلو سے بھی زیادہ سختی ہوئی۔ اس نے حجاج
 بن یوسف کو عامل کیا اور سکی پائیں اصحاب شریعت اور
 ارباب سیاست بغض و دشمنی علیؑ کے وسیلہ سے تقریب
 حاصل کرتے تھے اور دشمنان علیؑ کو ساتھ اپنے اظہار موالات
 کہ حجاج کی رضا و خوشنودی کا سبب خاص قرار دیتے تھے
 ان تمام لوگوں نے دشمنان علیؑ کا فضل و سابقہ بیان کیا
 اور حضرت علیؑ کی توہین نقص و عیب اور تعین و تشنیع
 میں کثرت سے روایتیں تیار کیں۔ یہاں تک پہنچا
 کہ ایک شخص جسکو ادیب عرب اسمعی کا دادا بتلاتے تھے
 اور جس کا نام عبد الملک بن قریب تھا۔ حجاج کو پائیں
 مالہ فریاد کرتا اور یہ کہتا ہوا آیا کہ ایسے امیر میری بی بی
 نے سبجو عاق کر دیا اور میرا نام علیؑ رکھا ہو اس لئے میں مفلس
 قلعہ اور امیر کے صلہ کا محتاج ہو گیا۔ حجاج اس کے اس
 مضحکہ انگیز استغاثہ پر بے اختیار ہنس پڑا اور بہ نظر
 لطف اس سے کہنے لگا کہ جس وسیلہ کا تو نے حوالہ دیا
 ہے اور اسی کی رعایت سے میں نے تجھ کو فلان موضع کا والی
 مقرر کر دیا۔ عسکرا بن عوفہ المعروف بہ نطفونہ نے
 بھی جو اکابر و اہل علم محدثین کے ہیں اپنی تاریخ میں اس واقعہ
 کو لکھا ہے اور علامہ موسوف لکھتے ہیں کہ فعال صحابہ میں بہت
 سی حدیثیں بنی امیہ کے وقت میں سنائیں اموی کا قریب

حاصل کرنے کی غرض سے بنائی گئیں کہ بنی ہاشم کی ناک سچی ہو
 مؤلف درجات الرفیعہ (عباسہ سید علی خاں مدنی)
 تحریر کرتے ہیں کہ یہی کیفیت حکومت بنی امیہ کو تمام ایام میں
 قائم رہی یہاں تک کہ خلافت بنی عباس میں الی تو یہ لوگ
 اہلبیت اور ان کے شیعوں کو لئے بنی امیہ کو بھی زیادہ تر ملک
 اور منظر ثابت ہوئے اور اہلبیت اور ان کے متبعین نے انکو ہاتھوں
 سے ایسے ایسے مظالم اور تشدد جو حکمران ہی انہیہ کو زمانہ میں
 بھی نہیں اٹھائے تھے کیا خوب کہ عرب کو شامو نے کہا
 خدا کی قسم بنی امیہ نے اہلبیت کیسے تھے
 وہ نہیں کیا جو بنی عباس اٹھائے گئے۔

پس اس سب طرح پریشانی اور بے وسائی میں شیعوں کو زمانہ
 گذر گیا۔ مدت گذر گئی اور سختی پر سختی۔ پاس یہ مابین ہستی
 گئی اور زمانہ ناہنجی بہم صامیان حق کا طرہ ابرہوا۔ آخر
 کار شیعہ بنی عباس کے عاجز اکودہ و روزگار و
 مصارین جاگز بحالت فقرہ گوشہایہ اختفا اور گوشہایہ
 اندوایش چھپے رہے اور اس طریقہ سے عبرت کر کے اسر ہذا
 مصیبت سوانی جلون کی خطت کرنی

توفیق امام ابوالحسن علی بن محمد بن ابی یوسف احمد خویہ
 ہدایتی

ابو الحسن علی بن محمد بن ابی سیف	ابو الحسن علی بن محمد بن
ابو اسنی - عبد الرحمن بن عمرو	عبد اللہ بن ابی سیف
الاعلام کتب - وہ بصرے کر رہے	المدائنی مولیٰ عبد المجز
والے تھے پھر دامن میں جا کر	بن سمرہ العزہشی دھوبصرہ
مقیم ہوئے پھر دامن سے	سکن المدائن تہ انتقال عنہ
بنواؤمین اگر ساکن ہو یہ	الی بغداد و فیہ رزل لہا الی
اور پھر مرتے وقت تک وہاں	حبین وفاتہ و مہو صاحب
یہ تھے اوکھو وہ صاحب تصنیف	الکتب المصنفہ دوئے
کتبہ میں - ان کو زبیر بن نجار	عنہ الربیع بن بکار و احمد
احمد بن ابی خثیمہ اور اسمرٹ بن	بن خثیمہ و اسمرٹ بن ابی اسما
ابی اسامہ وغیرہ روایت کی	قال یحییٰ بن معین غیر ترقی
ہو - یحییٰ بن معین و ابی اسمرٹ	الکتب عن المدائنی کتبہ
لکھا ہو کہ مائنی کی کتاب	وکان ابو العباس یقول ہو
سے لکھو اور ابو العباس	اراد اخبارہ کلاسلہ و فعلیہ
کہتے تھے کہ جب کو اخبار اسلام	یکتب المدائنی ذکر الحارث
کی ضرورت ہو وہ مدائنی کی	بن ابی اسامہ ان ابی الحسن
کتاب کے لکھے حارث بن ابی	المدائنی سراد الصوم قبل
اسامہ کہتے ہیں کہ مائنی زین	مرتہ بثلاثین سنہ و
برس قبل موت درود ہو کر ہو	انہ کان قارب مائتہ
چھوڑ دیے تھے - کیونکہ وہ عمر	فقیل لہ فی رضہ ما
میں سو برس کو قریب ہو چکے	تشتہی فقال اشقی
تھے - مرقیہ شکر الایم بن لوکل	ان باعیش وکان مولیہ

و منشا بالیصلی ثمر صاب
 الی المدین بعد حین شمس
 صا صالی البغداد فلم یزل
 بها حتی توفی بها فی ذی
 القعدة سنة اربع و عشرين
 و مائتین کان حالاً بالفتوح
 و المغازی و باباها العرب
 و اخبارهم و النساء
 و مراد ایه الشعر صلد و قأ
 فی ذلک ذکره غیری انه فأت
 فی سنة خمس و عشرين
 و مائتین و له ثلاث و
 سبعین
 کتاب الشهاب سمعانی
 اسکی وفات واق موی اور اد سوفت وہ تراؤی برس کا تھا

عبارت کتاب کیشکول فیما جری ال الرسول
 للنشیج بہا و الدین اعلی علیہ الرحمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 یہ سلا بھی متاری نظر ہے پر شیعہ
 نہیں ہے کہ جب حاکم وقت ابوہریرہ
 و سکنت من شریعت کا شیخ
 بسم اللہ الرحمن الرحیم
 دھو ہذا شے کا بغیب
 عن نظورک لکن ہاں کہا اذا
 لم تعقید بالنبی فی حوکتہ

وسكناته الترافض اذ
 فيحتاج السلطان الى
 المساكن والمعارض وللشرب
 والمساكن على مقاصد
 وانما ضده ومطالبه وشهواته
 في الزكيات للشهوات والحيثيات
 وشرب المسكرات وسماع
 الغناء والولوع بالمردات
 والتهتك مع السوان
 الاجتناب ابا الاموال
 غير حلقا وعسف الرعية
 وذلها فيضطر المرات
 والسلطان الى شيطان
 يستتره وفقهه ينصحه
 قاص يدلس له ما شئت
 يذاب له دلته وكرهه
 بسكن الامور وطامع
 يشهد بالرق وشمس
 نبتاكي ووجهه ايجون
 الاحوال ونبذته على حب
 المال ونراعد بلين المختار
 وفشاق ينادم على الشرب
 وعيون تنظر والسنة نفير

نمين ستمتا به تو نغاف (فتح)
 امور کار نگاہ ہوتا ہے اور
 ابا حکم ان امور میں اسے
 معاونین بشیر بعد وزیر کا
 محتاج ہوتا ہے جو اس کو تراب
 پیو۔ گانا سنتے۔ نو جوانوں
 او کینیرون کو ساتھ سر جان
 تعیش کرنے اور اموال غیر پر
 بلا استحقاق متصرف ہونے
 اور رعایا کو تباہ و برباد کرنے کو
 تمام اغراض و مقاصد اور
 مسامحی و مطالب میں اسکی
 پوری معاونت اور تائید کرنا
 یہی خواہشات نفسانی ملے
 کو شیطانیں کو شیطانیں
 طرف رجوع ہوا نہ رجوع نہ
 دیتی میں لایا شیطانیں
 (سلاطین) حبیب کو حبیب
 کہنے کے لہو یوں کو شمش کرنا
 ہو کہ قہتا (علمائے شریعت)
 انکی درسا طین آتانیہ نصرت
 کرتے ہیں قاضی اور دینی
 روایہ زمین تدریس کرتے ہیں

خطبا و فصحا جمہول تقربین	اخی بنیہ الخلیفۃ امیر المؤمنین
سربلجین - رؤسا استکین	سکرانا و یجد علی فسوقہ
امور کریمین - بخشش ملک	اعوانا و لا تقم هذه الملكة
او کی جمہول گواہی دیتو میں	الا یدحض اخدا دہا
بزرگ اور ضعیفان قوم او کی	ولا تم دعوة قوم الا بھلا
لڑاکا ح و نازی کہتے ہیں	اعدالھا و عندھا نظرا
موران قوم اخفاء حال	اعتبارھل یحب اذا کان ہنا
لئے عطا و ایثار کرتے ہیں	الدعوة لعلی بن ابی طالب
اور مال و زر کی محبت پر جرات	وملکھا معویہ بن ابوسفیان
ولایت میں - زما و قوم اونچی	وزیرا علیہا عمر بن العاص
بدکردا یون لو ضعیف	والمغیر بن شعبہ قد خصمہ
خفیف بدلے میں فستاق	علی بن ابی طالب علیہ السلام
قوم اونکی شرا بخواری اور بیکاری	علیہا مائتۃ الی ان قتلہ معویہ
کی دامت پرا و کوجہری بناتے	ان رفیع قدر الحسن والحسین
ہیں - بیان شک کہ امیر المؤمنین	علیہما التسمیۃ و قدر محمد
خانیہ ہنر نشہ غفلت میں د	بن الحنفیہ و قدر بی ہاشم
جائے دوا - ابی بدایون کے	وال ابی طالب وان یکر عبد
انہی معادن یا جائے - سلمے	انہ بن عباس ویراعی اصحابہ
ایسی حکومت کا تمام ہونا ہی ناممکن	علی اختیار ہم و الاموات ہم
تھا تا دقتیکہ او کہوٹا اذیہ کا سوا	هذا بعید القیاس والسی
نکر یا حاد - سائنہ و انداز	اللسان و بہل یحب علی معویہ
محال ہوتا دقتیکہ تمام و دشمن	ان یفعل ما فعل النذیر
اور وکی فاست نہ کر دینا	فی قتل علی علیہ السلام و

اولاد و تشدید شملہم
 و سب علی علی منبر و تقویٰ
 امر و نسخ شرفہ من صدور
 العوام و کث ذلک فی
 البلاد و العباد و غنیدہ من
 صبا الیہم و التکلیل بمن
 انشی علیہم ہکذا ۱۰۱ مائدہ
 شرادع فی قلوب بنی امیۃ
 بعض علی ابن ابی طالب علیہ
 السلام و بغض رجالہ و
 الہ حتی اذی الحال الی
 قتل الحسن بالسم و الحسین
 بالتیف الذی لہب فیہ حمہ
 و طیف براسہ فی العباد و
 البلاد و ہل تم ذلک الا
 رجال الباء عقلاء علی
 فقہاء مشائخ فقراء واعیان
 اغنیاء فبستعان بہم علی
 تدبیر العوام و القاء العوام
 و تحویف النفوس و زجر المتکلمین
 عن الخوض فی الناموس فلم
 یزل السب و اللعن و الطرد و اصول
 پیش دیکھو کہ اس حالت میں
 حضرت علی کی دعوت کبھی
 قبول ایجابی ہوئی نہ تھی
 حالہ تھا اور عمر فاروق اور خیر
 بن نفیہ اور سکندر و غیر ہفتی
 ان لوگوں کو ایک مدت تک
 نہ موت کا سلسلہ جاری
 رہتا تھا تا تک کہ سوویہ نے
 اوکو قتل کر آیا اسمی طرح مجبور
 کر دیتا تھا۔ مع امام حسین
 اور محمد بن حنفیہ اور سہیل بن
 اور ال ابیطالب کی زمانہ میں
 کیسے قدر کی جاتی عبد اللہ بن
 عباس و دیگر اصحاب حضرت
 امیہ الزبیدی علی ابی بطلاب
 علیہ السلام کی او کی حیات
 کرنا دیدیں یا اور کو مرنے پر
 کیسی تعظیم و تحکیم ہوئی۔ یہ امر
 بالکل قیاس اور بیاسیست
 و نبوی اصول سے دور ہے
 بلکہ سب سے اس کے عکس پر ان
 کے اصول کے عکس پر ہی امور

والعزل فی علی واولادہ
 ورجاله الف شہر الشام
 فیہا رجال ومات فیہا
 رجال وابتضت لہم واسطہ
 لعی وولدت صبیان و
 اولاد واستنصفت بلاد
 وعناد وساد بمراضی بنو امیہ
 من ساد وانخذل اولاد علی
 علیہ السلام ورجاله و
 اتباعہ ومن یقتفی اثرہم
 فی المدن ولا قال لیرک
 ناصی لہم ولا معوان
 ولا منساعدا ولا اخوان
 وبذلت علی ذلک اموال
 ونشاء علیہ رجال و
 قتل فیہ اقوال و رکبت
 فیہ اھوال وال اھل
 فی الال الی مال وجملة
 الباعة والفلاحون بہ
 غافلون عن مقاصد
 الملوک والسلاطین
 وکبار الشیاطین

لازم حق جو وہ (سویہ) اپنی
 تدریس کے علی علیہ السلام اور اولاد
 اولاد الغنا کے قتل کرائے
 آپ کو مور کو پر آئندہ کر اپنے
 آپ پر لعنت ڈرائے۔ آپ کی
 توہین و تحقیر کرائے۔ قلوب
 عام ہے آپ کو فضل و شرف
 کہ سوائے اور ان امور کو تمام
 دیار و بمصا میں شایع کر لے
 آپ کے محبت و کفر والوں کے
 ڈرائے۔ آپ کی مع کرنی والوں
 کو ذلیل و خوار کرانے کی نسبت
 عن من لایا۔ حکومت بنی امیہ
 کی تمام مدت اسی طریقہ عمل
 میں تمام ہو گئی۔ بعض علی اور
 بعض اولاد و اصحاب علی
 قلوب بنی امیہ میں مستقر و ستم
 ہو گیا یہاں تک کہ حضرت امام
 حسن زہریہ اور حضرت امام
 حسین علیہما السلام تلوار کے
 شہید کر دیے گئے۔ اور کئی سربراہ
 کو تمام شہر دن اور قوت میں

والشتر من ذلك خفايا لا تشهرت فضايها وجريه من طباع اهل المدن وعوامهم ما اراد الملك ونزج الناس على اغراضه وانمرت المحبة لما عند الملك بغض ال محمد و سر جالهم وتجهشت التوفه بذلك في الاسواق و جال بين الناس الشقاق وصار اتباع الملكت المستظهرين بالكلام والجدال والخصام ومن يكمل الملك تحت نسب والقتل والطرد والجلاد وانساق المنافع الى معاضد الملك بيدة و لسه انه واحتمكت دولة بني اميه ومقاصدها وذل بالقر والجور معانده وستر المتقى عقيدته و كثر العاقل عبادته واستمر

تشبه كبر اور یہ حالت کیسے کام ہوں کیونکہ تمام طبقات علما و فقہاء اور دانشمندی و فقاہ اور متمولان و اغنیاء سب کرب تدبیر عوام اور تجوز اقوام کے اصول عام پر چلتے تھے اور کار بند ہوتے تھے۔ خوف جان اور تالیف و تنسیہ علما کی تکلیفوں طبقہ عام کو ان امور کے غور و خوض اور تحقیق و تفتیش سے باز رکھتی تھی پر حضرت علی علیہ السلام اور ابنی اولاد و اصحاب پر سب و شتم۔ لعن و طعن عزل و خراج البلدی کا طریقہ بھی بزار سینٹو تک بالتسلل قائم رہتا اسی رسم پر گوہر و نیت حیات و سمات اختیار کی اور اسکو تقلید و تائید کی۔ اپنی اعقاب و اولاد کو بھی اسی کی تعلیم دی اور اسی طریق بتایا کہ وہ دور۔ ملوکوں میں پرہیزگیا اور

اور جو کوئی ایسی کمی مرضی تھی	الاسور بدین ایچھو رو
وہی کیا اور جہاں تک ہو سکا	اشتدت الایام والعصق
اولاد و اساع علی علیہ السلام کو	و صارت الکتب المصنفة
ذیل و خلد کیا اور جو کچھ لوگ	و ذلک فی البلاد و التبسم
شہزادہ یا ملوک میں رہ بھی گئے	فیہا من المقاصد علی اکثر العباد
تو اذکی یہ حالت تھی کہ کنول اور	والذس علیہ الدینا و فی
کدین مادن تھا اور نہ ناصرت	طبا عم حب العاجلة و عند
دو کار اس کو صد میں کو توان پنے	الملك السیف و القلم و
کثرت و ان پیدا گئے۔ بری بری	الدینار و الدراہم و ال محمد
تقسیم لکھن اورین انواع قسم	و اتبا عم تحت الحنف و بعض
کو اتوال مندرج کر اور تہ بد و تقوی	تحت السیف و لا یکاد یخفی
و مضامین کو اولو بھربا۔ حالانکہ	عن معرفتک سرعة الاجابة
جو حقیقی صاحبان اس پر تھے۔ وہ	العوام الی اغراض الحرام و خفا
ایسی مصیبتیں اور شہارے توجہ جن	و طمعاً یقتدون تحت الاراد
وہاں تیار تھے۔ دنیا کو لوگ لوگ	کیف یتشاء و انی شاء و متی
و سلاطین اور کبار شہا طیر و	شاء و مع ذلک الصلوة
اغراض و شہادہ یہ بالکل ناتق	قائمة و لا اذان یرتفع و
تھے اذکی عیوب کو چھپاتے تھے	الصوم و معتبر و الزکوۃ مایۃ
اؤنکی شاعتہ میں فتویٰ جاتا	و الحج و المواقیب استطاع
کرے تھے رباب سیاست اور	و الحج و قاصد الناس علی
عام طبقات کی جانسے اور	من تبسم و الاسواق منعقدة
اسو کا اجرا ہوتا تھا جو حکم وقت	و السبل مسطرة و الملاحی

بین العوام مبسوطه و
 لیس فی البلاء و الشقاء
 و الخوف و الخفاء غیر
 اولاد امیر المومنین
 علی بن ابی طالب علیہ السلام
 و اشیاعہ و اتباعہ و لمّا
 استوفی الامر لبني مروان
 بسبب قتل عثمان مقت علی
 بن ابیطالب علیہ السلام
 و اشیاعہ و سر جالہ فی
 قلوب الناس و ثبت بدینہ
 ہذا و انما یسّر و نفع الشیطان
 و قال باللسان هلك الملك
 و ہا و نشانی الشیعہ اصلو
 و نالہا فروع و بسقت لہا
 افنان نامثی تھانہ لہ فروع
 الحق و لا سقاھا الرسول
 و لا جناھا العقل و لا
 اکل ثمرھا الاولیاء و لا
 طعمہ الفقراء فظہر بذلك
 مذہب و اختلفت فیہ
 مسائل و نضحت اخبار و
 ان محبت بغض ال محمد کی غیر
 ممکن نہیں تھی یہ تمام حضرات
 اپنی مسلک کو اس سوئے کو
 تمام بازار و دن میں بچتر اور
 مشہور دیتے تھے اور عوام میں
 اتفاق و شقاق برپا کرتے تھے
 لو کہ خدا پر یہ کی سطوت و جت
 خصوصیت کو ذریعہ قائم کرتے تھے
 جو بزرگ حاکم یہ کرات کرتے تھے
 قتل کئے جاتے تھے نکال جاتے
 تھے غرض ان لوگوں کو دولت
 اپنی امتیہ کی تائی میں دست و
 زبان کو کام لیا اور کو پورا نفع
 پہنچایا مٹا لغات حکومت کو
 ظلم و جور سے ذلیل و خوار کیا
 یہاں تک کہ پرہیزگاروں نے
 اپنی حقیقت کو اور عاقل لوگوں
 کو اپنی عبادت کو چھپایا -
 مخالفین نے یہ طریقہ عمل عوام
 میں جاری کیا اور زمانہ کو شک
 و سوت کیا یہ تصنیفات و
 تالیفات تمام امصار و دیار

طوبیہ آثار واستقرت العالم
 علی اختلاف والاحتلاف
 وعدم الایلاف والجملة
 الحيوانية بحسب ما باها
 وما نشأها كما اخبر القاد
 الامين بولد المولد علی
 الفطرة وانه ابوالکھن
 وينص انه ويجسانه -
 فينجسانه ثم تلاشت
 دولة بني امية قد وطا
 المملکة لامي لا یجتاجون
 فيه الی مصانعة الی علی
 علیه السلام ومداسر القم
 له لمه من المملکة
 باحصاله لهم فاقتر
 الوقائف التي قدرها
 بنی امیه فی اتحاد سار
 المشالبین علی حالها
 وساسو الناس بها و
 تناولوها هیتة سریه
 دامد العالم المعادین
 وبتنوع من اوان کے تمام
 مقام وضرر یوں ہیں پھیل
 گئے۔ لول دنیا کے غلام تھے
 اور غلامی جسد میں عین جا باری
 انھیں تھے اور حاکمان وقت
 کو یاں تلوار بھی تھی فلم بھی تھا
 دنیا بھی تھا اور م جس تھا اور
 ال محمد علیہ السلام اور اوگی
 متبعین انتر فوہ وقتل کر پھر
 یوں ہوئے تھے۔ اکثر تلوار کر پھر
 آچکے تھے۔ کوئی جرح و نقصان
 نہیں کر اور وقت موت کی یقین
 عوام میں بے تبول نہیں ہوتی
 اس کی وجہ۔ بد ترک عوام اور ان
 حکام کو ساتھ وابستہ تھے اور
 انھیں کے زیر اختیار جیسا وہ
 چاہیں یا جب وہ چاہیں یا
 جس کسی ساتھ چاہیں۔ بیان
 کہ ان میں امور کے ساتھ اوگی
 نمازیں تمام جو میں اذان بلند
 ہو۔ روڑیا۔ معتبر ہو۔

علی اغرائهم بالاموال و
 استحل علی ذلک الرجال و
 ذهبوا علی ذلک مقامک و
 وراثت و ولایات و هبات
 و صدقات فذلک احسن -
 الطالبتون بولایہ بنی عباس
 و اخذت حقوقہم بغير حقہا
 جروالی الاطراف و الاوطا
 خوف من القتل و الشیاط
 و مخاطبہم فی فی القیامۃ
 ہذا البساط فذنب لہم
 العباسیون الرجال و اعطوا
 لہم القتال و تولوا المنصب
 حتی قتل منہم الوف و شربیم
 الالوف و من وقف علی مقاتل
 الطالبتین عرف ما جرى من
 بنی عباس علی ال علی علمہ
 السکام حتی حطوا سجنہم
 و فرغوا کلمہ و مراعاتہم
 و حر استہامن ال علی ضنقا علی
 عناد بنی امیہ فما استغفرت
 دولتہم و ولا ہیبت صولتہم

اور نصاب حج مستطاع ہوئیے
 زکوۃ واجب اور جہاد قائم ہوا۔
 بازار میل و خشیے مقرر ہوئے۔ ملکوں
 اور شہروں میں راستے کشادہ ہوئے
 اور قسم کیے کاروبار میں تمام لوگ
 صوف ہوئے تمام قوم میں کوئی
 فرد واحد سزاوارد علی اور لون کر
 شیعوں کو ایسا نہیں تھا جو
 انتہا و جہ کی بلا و سنت خوف
 و قتل و غارت و مہمانی و عزت
 میں مقرر یا در ملک و بیار میں
 جاکر پوشیدہ نہوا ہو۔ اور جب
 بنی مروان کی حکومت مشہور اور
 مشغل ہو گئی تو او سیکر ساتھ
 حضرت علی اور ادنی اولاد اور
 شیعوں کی دشمنی بھی لوگوں
 کو لون میں مضبوطی سے جم گئی
 اور یہ اہتمام مصنوعی اور الزام
 موضوعی تمام لوگوں کو نزدیک
 گویا ناست ہو گیا اور گویا شہنشاہ
 تمام لوگوں کو کان میں پھونکا
 دیا کہ حاکم وقت (عثمان) غفلت

حتی فہمو ان الشجر
 الطالیز متفرقہ ولا غم
 ذابلہ ولا فنان ناقصہ الی
 محضوۃ السوۃ یا بسۃ الش
 فعدھا استقر او سکنا
 ولم یامینوا حتی علواں جمیع
 الرایا فی البلاد والاقاق
 المشرقیۃ والمغربیۃ اعداء لال
 محمد صلعم یفصلون الصحابہ
 علیہم ولا یانسن بذکرہ
 اھمکت الخلفاء والملوین
 العرب والیہود استعمالہم الکذ
 وار کتاب المنکرات الی
 تجب لمشاہد علی سبیل النبی
 المہدیۃ والخلافۃ العلویۃ
 الی فرمہا اللہ تعالیٰ وسمی
 محمد صلعم وارہا ونقض علیہا
 فاضطروا الی فتح المدارس
 مشغلۃ العوام الی الفتن
 بالقلوب والاولہا والسمام
 اللدیمۃ والملابس الفاخرۃ
 قلا فاعلمو سمر اکل برئیس

میں مار گیا بھرا سی صول کے مطابق
 ارکان شریعت وضع کر گئے ضعیف
 العقل لوگوں نے اسکو سیراب کیا
 اور اس ریاضت میں بھی لگے لیکن
 ضعیف ہی ہو اس شجر کو خدا کو گایا
 نہ رسول و نبیا نہ غصے سے
 نگہداشت کی نہ اولیاء نہ ذوالکے
 بھلون کو کھایا نہ فقرائے اسکو
 اپنا طعام بنایا پھر اسی طریق سے
 تو مذاہب تکلیف پھر ادن سے اسی
 مختلف طریقہ سے تخریج ہو رہی اور
 اسی کے مطابق اخبار و آثار لکھتا
 لکھتے ہیں بعضین کہتے ہو کہ کھانا پینا
 اور تمام ہوس و زمین خستہ لاف
 بڑھایا اور صفات انسانیت سے گزر
 کر حیات حیوانیت کا اثر ہو گیا ہو
 اسکی تعلیم و تربیت کا اصل ہوا
 تھا۔ اسی کی آخر رسول خدا نے
 دی کر کہ دنیا کے پھر فتن اسلام پر
 پیدا کر جاتے ہیں یہ اولاد الدین
 میں جماد و بعضین یہی یہ مافی
 مجھو کی بنا زمین جب زمانہ کی

من الرعا لا امانا اليه لانه لا
 الامور بكونه ببيت و يصار الى خلافة
 المملوك بدينهم و بصير الخليفة
 العاصب لكل امام من اماما و
 هم يعلمون انهم يتكلمون الامام
 بانهم من المحرم و اصل السالكين
 بالمدرسة و اعلى الخليفة العاصب
 قائما بقرضه متاوتا بالمعاد بترقي
 على من يطعن فيه مكر المولى بالية خا
 على الامام و ان السنية و اسكن
 العلية و المذنب البهية و المصالح
 الشقية و الملابس الفاخرة
 المتاعا الباهرة و التمتع و التنازع
 في المنافع و التلقين في مسجون
 و اعلام كنه في المدرسة ان ينافض
 و يخلص و بدلى فيا مخرجه على اعداء
 و نال من على ان يخرجه بعد موت
 و جلا بعد مير و انده جوا عليه
 خلفا من سلفه و شامد الجليل
 العلوم و اندح فيه انما من العالم
 و استقر حال الشياطين و مكرهم انهم
 من السالكين و اعلى بقدرة على
 هذا المذاهب من العقاد

لم يكرهنى عباس كى حكومت قائم بلى
 تو انو كون سبيل كى قيام حكومت كى
 ال الى طالب كى امداد و استعانت او
 و در ارات كى كوفى ضرورت بنين كى و كى
 تولد حقیقتا فى امیه كى جلوس قتل و
 ضرورت پر انو كون زماره ذلیفه خواران
 ساعنت كوفه الف جنوى امیه بمرکز
 قح قائم قح كى انرا و با وى ال بقیه
 ال كى رزمین كى رزمین و اورا و كى انشاد
 وى رزمی اسلی قذیم رباب سبب سابق
 پرستور اموال كى كوفه بنیا و تیرا كى كى
 رزمی علمای و زانه كى او خصین غرض كى
 نیز او تمام لوگ اسی پر علم و اد كى رزمی
 بالاحوال كى كى زبانی عباس كى انو كى
 سبب لیا او اسی حقائق و جبه كى بھریش كى
 و قح و غارت كى خوف و دود و كى
 من جاكه نخبه جو كى او بنو عباس سخن كى
 شھر بنی عباس كى كى قح كى انو كى
 البیگان كى خلافت كى كى كى او كى
 و قال قائم كى منصوب و قح كى انو كى
 كى انو كى كى باطل كى چو و باطل كى انو
 كى انو كى كى باطل كى چو و باطل كى انو
 كى انو كى كى باطل كى چو و باطل كى انو
 كى انو كى كى باطل كى چو و باطل كى انو

علی معرفۃ اللہ وھو مذهب
 یغوث و یعوق و نشر اشتغال
 علما و جمہور بالخلاف و الشقاق
 و القوا من تابع من البدایہ و الفلا
 بحین الخلاف و غیبت المداثر
 و أحداث التفاضل و التناقص
 و انتظر لعالم علی صوۃ من قال کفر
 و ان کلن صادق کفر و من التیس
 بسواھا احتقر
 مستحق بلکہ خبر و العافی
 حل خصوصت بنی امیہ کہ سلسلہ فنا و پرچا یا جا کا تو انکی سلطنت میں۔ استقلال
 او کا و نہ بہت جلال میں پاداری مل بالی طالب کی جمیعت متفرق ہو چکی ہے
 او کی شاخیں پھردہ۔ او کو اقوال و تراویف ہو چکی ہیں۔ دینے پانی تک کو
 محتاج ہیں۔ بلاخر بنی عباس خدین کا بیڑا قائم رہے اور وہ کبھی چین کے بیٹھے۔
 جب تک کہ انھیں یقین نہ ہو لیا کہ تمام مالک مغرب و بلاد مشرق کی رہا۔ ال
 صلح کی دشمن جان ہو گئی ہے اور فرقہ صحابہ کو اولوگون برتر حج و تفصیل دیتی
 ہو اور اولوگون کو فکر و بیان کو کوئی مواانت نہیں ہے۔ اسکے بعد جیسا
 کہ بیان کیا گیا ہو بنی عباس نے اپنی تمام خلفاء و البیان و عمالان ملکی کو ذبیح
 ہے ایسے ایسے موضوعات و کذب و نبوت محمدیہ اور خلافت علویہ کی تضحیف
 و تحریف کہ مستحق مرتب کر ایسے جسکی نظیر سوار ہے حالانکہ مقاصد نبوت
 و خلافت دعا و اجابت تھی۔ جسکو خدائے قرض اور نبی و سنت قرار دیا
 تھا۔ حکم بھی کیا گیا تھا اور نص بھی فرمایا گئی تھی۔ بہر حال انھیں کذب و کفر کی
 عقیم تمام حارس ملکی میں جاری کی گئی اور عوام الناس نے اسی سے شغل و شغف
 اختیار کیا۔ دنیا کو قلوب نے انھیں دام و الفت خاصہ کی اور حکومت نے
 انھیں لوگوں کو مارچ اعلیٰ کیے جنھیں کہ غلبہ آویزاں ہوئی۔ حضرات حلیہ و

اور مصائب الی بطلان و جاسوسی
 والون پر ظاہر ہے کہ او کو دشمنوں کو
 جادیا او کی جماعتوں کو متفرق کر دیا۔
 او کو مال و متاع کو نیست و نابود کر دیا
 او کو کی قسم بنی امیہ الی بطلان کی
 وہ مظالم نہیں کیے جو بنی عباس نے کئے
 کیونکہ بنی عباس نے اپنی استغفار سلطنت
 و عام قبولیت اور احکام ہمیت و
 صولت او آل علی علیہ السلام سے حفاظت

دریں نے اسی مسئلہ سے دو سو گواہ کو لقب دی۔ تاکہ اوکلی خلافت و امامت
کی تصدیق ہو پھر اسی قوت و اعتبار پر ایک خلیفہ غاصب نے اپنی بعد از خلیفہ
اور امام کو خلیفہ اور امام کو لقب سے لقب کیا۔ حتیٰ کہ اوکلی ہندو واحد ہوئی
جانتا تھا کہ ہندو کہہ سکیں اور حرام کہہ سکیں۔ حتیٰ کہ یہ کہتے ہیں کہ
دریں میں درہم خلافت غاصبین کی طرف سے دعوت دی گئی ہے۔ وہ
اوسمیں کہ اغراض مطالب پر قائم ہیں۔ یہ دعوت اہل حق ہیں اور کلبا بر ہیں
اور لو کہ دشمن بن جو اوکلی مخالف ہیں۔ اوکلی انکار کرتے ہیں جو ان مومنین
ان سے موافق نہیں ہوتا اور اوکلی مان سبقت مومنہ۔ موجب طلب
خدم و حشم ظاہریہ۔ طماحہای اندیزہ۔ لباسہای فاخرہ۔ دراج و قہر
محول اور تنعم۔ خواب شیرین لذتہ اور صحبتہا و حاکم کہ پیش و عشرت پر
اعراض کرتے ہیں۔ ملک و تمام مدارس میں ہانگوں کو ہلاک علی مناصب صرف سٹی
عطا کر گئے کہ وہ لہر و سلاطین کی طرف ہو کر۔ و انفس سے مناظرہ و مناظرہ کریں اور
اون پر جمعہ عالم کریں۔ جن میں کا ایک طبقہ کہ بعد و دیگر طبقہ ہے اولیٰ قیام
کہ بعد و دیگر قوم ہے۔ دی اختیار کی اور قاعدہ سلف کا سب پر اثر ہو گیا
نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام میں مذہب جبر کی بنا ہوئی اور اسی طریق میں خاص قیام
سب داخل ہوئے۔ اھوں نے غیر شیاطین نہ انکو اعمال کو چھپایا اور فراموش
سلاطین کی مکاریوں کو مخفی کیا۔ اور یہ عامی العقل کردہ و گردہ مذہب جبر
کی تحصیل کہ ایسے شائق تھے کہ معرفت خدا کے لیے بسوا دہ نہیں تھی جلاکہ بدست
مذہب جنون۔ بیوقوف اور سرکاشا پھر تمام علمای جمہور اسی شقاق و نفق
میں گرفتار ہو گئے۔ ایکو سبعتین بھی جو اکثر کا۔ واری اور بازاری لوگ تھے۔ ان
مور کو قوت ہو گیا تو دیکھ۔ اور پھر ایسے متعدد مدعیے قائم ہو گئے اور احداث
کی تفصیل متغیر ہوئی گئی۔ اسی صورت و شکل میں نظام عالم پر قائم رہا جب کہ
کسی شخص نے اوکلی اقوال سے انکار کیا کافر بنا گیا اور جس نے ان کا اختلاف کیا

ذلیل حقیر کیا گیا

تنت ہائے خود و العافیہ

کہ تم کو دیکھو۔ ہندو
بندہ

